اشاعة السنة النبویة

علی صاحبہا الصلوٰة والتحیة

نمبر اول و دوم		جلد چہارم

معہ

ضمیمہ متضمن مسائل مذہب محدثین اہل السنة

بابت صفر و ربیع الاول ۱۲۹۸ھ مطابق جنوری و فروری ۱۸۸۱ء

شرح قیمت وغیرہ امور متعلق رسالہ

درجہ	درجات و مراتب قیمت: تفصیل	تفصیل خریداران بشرح مراتب	قیمت سالانہ: بابت رسالہ	قیمت سالانہ: بابت ضمیمہ
۱	اخص قیمت	اسلامی ریاستون کے نواب اور رئیس …	للوعہ	ے
۲	خاص قیمت	گورنمنٹ انگریزی معزز عہدہ داران گورنمنٹ و عام اغنیاء و لائبریری و سوسائیٹی ہا-	عہ	ے
۳	عام قیمت	متوسط اہل وسعت	ے ر	۴/۸
۴	رعایتی قیمت	کم وسعت جو دس روپیہ ماہوار سے زیادہ آمدنی نہ رکھین اور رسالانہ پیشگی داخل کرین	ٹلے	۱۲/
۵	للّٰہی قیمت	بیوسعت جو دس روپیہ ماہواری کی آمدنی نہ رکھین مگر علمیت رکھین اور اشاعت کرین	ثواب آخرت	دعا خیر

یہہ ضمیمہ رسالہ سے علیحدہ فروخت نہ ہوگا ہان رسالہ بدون ضمیمہ بلسکیگا- اسکی وجہ یہہ ہے کہ ضمیمہ کی بہت باتون کی تفصیل و دلیل رسالہ مین مندرج ہی- لہذا بدون رسالہ ضمیمہ سے مطلب برآری ناظرین ممکن نہین اور رسالہ کی کوئی بات متعلق ضمیمہ نہین ہی اِسلئے رسالہ سے بدون ضمیمہ کاربراری ممکن ہے—

جنکے نام اصل رسالہ یا اُسکا ضمیمہ بلادرخواست پہنچے وہ حسب حیثیت خود اُسی مہینے سے قیمت واجب الادا تصور فرماوین جس مہینے کا پرچہ وصول پاوین اور جنکو خریداری منظور نہ ہو وہ اصل رسالہ یا صرف اسکا ضمیمہ واپس کردین-

خط و کتابت متعلق پرچہ راقم کے نام پورے عنوان و نشان مندرجہ ذیل سے ہونا ضرور ہے اور ارسال زر بذریعہ منی آرڈر ڈاکخانہ مناسب ہی-

راقم ابو سعید محمد حسین - لاہور محلہ سید مٹھہ

طبع ریاض ہند امرتسر مین چھپا

عذر و شیخنا و مرشدنا حضرت عبد اللہ غزنوی علیہ الرحمة بیمار ہو کر لاہور مین آئے پہر تاریخ ۵ ربیع الاول رحلت فرمائے عالم جاودانی ہوئے راقم پہلے اُنکی خدمت و معالجہ مین مصروف رہا پہر ایک ضروری سفر پیش آگیا پہر بیمار ہوگیا- اِن وجوہ سے رسالہ جنوری رسالہ فروری سے پہلے شایع نہین کرسکا- ناظرین و خریداران معاف فرماوین - والعفو عند کرام الخلق محبوب-

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی

اختتام سال گذشتہ وآغاز سال آئندہ

للہ الحمد والمنۃ کہ اشاعۃ السنۃ کا تیسرا سال ختم ہوا اور سال چہارم شروع ہوا۔

سال سوم مین اس رسالہ نے عمدہ آثار کا جلوہ دکہایا ہے اور ایک عجیب خوش نما نیا رنگ پکڑا اور قوی اثر اسکا اس سال مین یہہ ظاہر ہوا ہے کہ اس نے اپنے مقابل تہذیب الاخلاق کو بالکل ساکت کر دیا ہے اور جو وہ اس سے پہلے سال کچھہ کچھہ اسکے مقابلہ مین چون وچرا [illegible] وجہہ گو بعض بے انصاف مقلدین تہذیب الاخلاق یہی سمجھتے ہون کہ تہذیب الاخلاق اُسکو مخاطب صحیح نہین سمجھتا اور اُسکے مضامین کو لایق تعرض وجواب نہین جانتا۔ مگر اہل علم وانصاف (اُنہی کے ہم خیال کیون نہ ہون) خوب جانتے ہین کہ یہہ سترِ بے چادری ہے اور یہہ سکوت از درماندگی ہے

نامرد نداشت تاب صالِ پری رخان
کُنجے گرفت ترس خدا را بہانہ ساخت

اور اگر یہہ سکوت لایق خطاب نہ ہونے اشاعۃ السنۃ کے سبب سے ہوتا تو پہلے سے وہ لایق خطاب کیون سمجہا جاتا اور پرچہ ماہ جمادی الاولی والثانیہ ورجب وشعبان سنہ ۱۲۹۶ھ مین صراحۃ اور پرچہ ذی قعدہ سنہ ۹۶ وغیرہ مین اشارۃً کیون مشرف بخطاب کیا جاتا۔ اسکو ایک مدت تک مخاطب بنا کر پہر خطاب ترک کرنا اس بات پر کامل دلیل ہے کہ آپ کو اُسکی مقاومت کا حوصلہ نہ رہا۔ اور اُسکے پر زور عقلی ونقلی دلایل کے معارضہ سے عاجز ہو کر سپر یا شمشیر کو ہاتہہ سے ڈالنا پڑا [illegible] پر عمل کیا

ہر کہ با فولاد بازو پنجہ کرد
ساعد سیمین خود را رنجہ کرد

اور نیز اگر یہہ رسالہ لایق خطاب وتعرض جناب نہ تہا تو آپ نہ سہی کوئی اَور ہی آپ کے اتباع وذریات سے (جو ہمیشہ سے اُسکو اخبارون کے ضمن مین اپنے خارج از بحث مین مخاطب فرماتے ہین اور طعن وتشنیع وسب وشتم سے اسپر دے جاری رکہتے ہین) اسکے کسی مسئلہ سے تعرض کرتا اور مطلب کی بات کا جواب دیتا۔

ان لوگون کے خطاب وتعرض نے اس

لایق خطاب ہونیکا تو سرٹیفکیٹ دیدیا - پہر اگر کچہہ
حوصلہ جواب تہا تو مطلب کی باتون کا (جنمین بڑے
بڑے سخت اور فاش امور مین جناب مخاطب کو ملزم
کیا گیا ہے اور بر ہر بام انکو اصول اسلام (توحید
نبوت معاد وغیرہ) مین مخالف اسلام بنایا گیا ہے
کیون جواب نہ دیا - اور کچہہ ہاتہہ مین نہ تہا تو لعنۃ اللہ
علی قائلہا و معتقدہا کو ہی پیش کر دیا ہوتا - جو مولانا
حاجی سید علی بخش خان صاحب کے جواب و مقابلہ مین
پیش کیا گیا تہا - ہمنے دو برس کے عرصہ مین
اشاعۃ السنہ کے جواب مین بیسیون مضامین کو اخبارون
مین ملاحظہ کیا مگر مطلب [illegible]
کسیکا دو سطری مضمون نہ پایا جو مضمون دیکہا
اسی قسم کا دیکہا کہ تم ایسے ہو (طامع دنیا خود پسند
خود ستا وغیرہ وغیرہ) اور تمہارا رسالہ ایسا ہے
(ٹکڑون کا طالب دقیانوسی الفاظ (عربی) کا متضمن
انگریزی علوم سے عاری وغیرہ وغیرہ) اور اگر
انمین سے بڑے حضرت سے لیکر چہوٹہ بہیون تک کسیکے
ہاتہہ مین کسی مطلب کی بات کا جواب ہوتا تو وہ کس دن
کے لئے چہپا رکہنا تہا - اس سے بہی صاف
یقین ہوتا ہے کہ ان سب کا سکوت تعرض مضامین

مقصودہ اشاعۃ السنہ سے ستر بی از بے چادری
کا مصداق ہے - لایق خطاب نہ ہونے اشاعۃ السنہ
کے سبب سے نہین ہے - اور نیز اگر یہہ رسالہ لایق
توجہہ و خطاب نہ ہوتا تو تہذیب الاخلاق کے
قدیمی معتقدین و معاونین مین وقعت نہ پاتا حالانکہ
وہ حضرات اس رسالہ کی بڑی قدر کرتے ہین اور بڑے
شوق سے اسکو خریدتے اور ملاحظہ فرماتے ہین -
پہر بعضے (جو محض مقلد تہذیب الاخلاق نہین ہوتے)
بعد ملاحظہ اشاعۃ السنہ خیالات تہذیب الاخلاق
سے رجوع کرکے اعتقادات قدیمہ اسلام پر قایم و مستحکم
[illegible] تہذیب الاخلاق
کے مقلد ہین یا اسکی محبت مین † حبک للشئ
یعمی و یصم کے مصداق ہو رہے ہین اگرچہ
خیالات تہذیب کو چہوڑ نہین سکتے مگر قوت و صلابت
جوابات اشاعۃ السنہ کو دیکہکر اتنا تو ضرور کہہ دیتے
ہین کہ فلان مسئلہ مین اشاعۃ السنہ نے تہذیب الاخلاق
کا جواب خوب ادا کیا ہے میرے پاس اس مضمون
کے کئی خط موجود ہین کوئی طالب سند و دلیل ہوگا
تو ان خطوط کو پیش کیا جاویگا اس سے بہی صاف
ثابت ہوتا ہے کہ بڑے حضرت یا انکی ذریت اس رسالہ

† تیرا کسی چیز کو چاہنا اندہا اور بہرہ کر دیتا ہے یعنی اسکے عیب کو دیکہنے اور سننے نہین دیتا -

کی نااہلی کے سبب سے جواب وخطاب سے ساکت نہین ہین۔ یہہ سکوت اس رسالہ کے پرزور دلائل کا اثر ہے ؏

بعض مقلدین جناب جو غالبًا تہذیب الاخلاق وغیرہ تصانیف جناب کو دیکھتے بھی نہ ہونگے اس سکوت کی یہہ **وجہہ** بیان کرتے ہین کہ آپکو بروش اہل یورپ عمومًا بحث وجدال سے طبعی نفرت ہے، اشاعۃ السنہ کیا آپ کبھی کسی سے مخاطب نہین ہوتے اور بحث وجواب کی چال ہی نہین چلتے۔ مگر یہہ بات ناظرین تہذیب الاخلاق قدیم وجدید وعلیگڈہ انسٹیٹیوٹ کے سامنے چل نہین سکتی۔ تہذیب [illegible] سے آپکا خطاب وجواب موجود ہے اور تہذیب جدید کے ابتدائی پرچون مین خود بھی مہجور از حضور (عمہ اشاعۃ السنۃ) مخاطب ہو چکا ہے† اور علیگڈہ انسٹیٹیوٹ مین اکثر جزوی امور مین آپ کی لوگون سے چھیڑ چھاڑ رہتی ہے۔ چنانچہ آجکل **پنجاب یونیورسٹی کالج** کے باب مین آپکی بحث ہو رہی ہے پھر یہہ بات کہ بحث و جدال سے آپکو عمومًا نفرت ہے بجز لاعلمی قایل کیا نتیجہ بخشتی ہے۔ اور حق یہہ ہے کہ آپ بحث وجدال کی طرف بدل مایل ہین اور جواب وسوال کے ہمیشہ سے شایق وقایل۔ مگر عقلمند ہین چادر دیکھکر پاؤن پسارتے ہین جہان مجال سخن نہین پاتے وہان سکوت اختیار کرتے ہین اور اس نصیحت پر کاربند ہوجاتے ہین ؎

نہ ہر جائے مرکب توان تاختن
کہ جا ہا سپر باید انداختن۔

اور آپکے اتباع وذریات جو اشاعۃ السنہ سے بگھی اور خارج از بحث باتون مین چھیڑ چھاڑ رکھتے ہین عقل سے عاری ہین اور یہہ سمجھتے ہین کہ مطلب کی باتون کا جواب نہ سہی سب وشتم وطعن وتشنیع کا بوجہہ تو اشاعۃ السنۃ پر پڑ [illegible] تیلی نے کم عقل جاٹ کو کہا تہا کہ جاٹ رے جاٹ تیرے سر پر کھاٹ اُسنے اُسکے جواب مین کہا تیلی رے تیلی تیرے سر پر کولہو اُس عقلمند نے کہا میان قافیہ تو نہ بنا اُس نے جوابدیا کہ قافیہ نہ بنا تو خیر تو بوجھ سے تو مریگا۔

الحاصل اس سکوت کی وجہ نہ اشاعۃ السنہ کی نااہلی ہے اور نہ آپ کی کم گوئی اور بحث وجدال سے کنارہ کشی بلکہ یہہ اشاعۃ السنۃ کی قوت بیانی اور آپکی عقلمندی کا اثر ہے اس اثر کی **صدق** پر ایک یہہ بھی کامل شہادت پائی جاتی ہے کہ اشاعۃ السنۃ تہذیب الاخلاق کے بخلاف عام تیر کردیا،

† اسکے سوا اور بہی مباحثہ جناب اسمین موجود ہے۔ ایک ناصح مشفق نے آپسے کہا تہا کہ اگر آپ کو خیر خواہی قومی کا جوش ہے تو حصول علم کی ترغیب مین جس قدر منظور ہو تحریر کیجیے یہہ کیا ضرور ہے کہ وجود ملایکہ پر بحث کر کے بے سبب اہل اسلام کی دل دکھائے جاوین آپنے اس ناصح کو نکتہ چین بنایا اور اسکا جواب دیا [illegible] تہذیب الاخلاق بابت جمادی الاول ۱۲۹۵ھ [illegible] صفحہ کا مضمون بعنوان [illegible] کوئی دقیقہ بحث لفظی ومعنوی فرو گذاشت

تہذیب الاخلاق کی دعوت ہوا نفوس عامہ کے
موافق ہے کیونکہ وہ لوگون کو یہہ سکھاتا ہے سے
نرکہہ روزہ نہ مرہبو کہا نہ جا مسجد نہ دے سجدہ
وضو کا توڑ دے کوزہ شراب شوق پیتا جا
اور یہہ سناتا ہے کہ قیامت کے دن جسکو مسلمان
نے ہوا بنا رکہا ہے نہ کوئی جسمانی دوزخ ہے نہ بہشت
نہ ظاہری حساب کتاب نہ کسی نبی یا کتاب آسمانی
کا ماننا شرط نجات ہے نہ کسی حکم مذہبی کا پابند ہونا۔
اور اشاعۃ السنہ کی دعوت اسکے برخلاف ہے وہ
یہ کہتا ہے کہ جزوی و کلی و عملی و اعتقادی و دینی
دونیاوی امور مین کتب و تعلیم انبیا کا [illegible]
ہے اور ایک آن بہی قید شریعت سے باہر ہونا
موجب ہلاکت ہے۔ جو کسی ایک نبی یا کسی کتاب آسمانی
یا کسی حکم مذہبی نماز روزہ حج زکوۃ سے انکاری ہوگا
وہ ابد الآباد دوزخ مین جلیگا جسکے آلام کا خارجی
وجود محقق ہو چکا ہے۔ باینہمہ اشاعۃ السنہ
عامہ خلایق پر وہ اثر کر رہا ہے کہ تہذیب الاخلاق کا
وہ اثر نہین ہے۔ تہذیب سے غالبا آزاد منش اور
متبعان ہوا نفس بہتے اور متاثر ہوتے ہین اور
اشاعۃ السنہ کسن وناکس پر موثر ہے حتی کہ بعض
تابعان ہوا نفس بھی اسکی تاثیر سے پابند شریعت

ہو جلتے ہین اور اتباع ہوا نفس سے باز آتے
ہین اور ظاہر ہے کہ ہوا نفس کیطرف لوگون کو
بلانا اور اسمین کامیاب ہو جانا ایسا مشکل اور بڑا
بہاری امر نہین ہے جیسا کہ لوگون کو ہوا نفس
سے ہٹانا اور قید شریعت مین لانا مشکل ہے۔
اس تاثیر عام سے بہی یہی قیاس مین آتا ہے کہ
سکوت مخاطب بہی اسی تاثیر کا اثر ہے اس کا
یہہ اثر دیکہکر ہمارے بعض احباب (جن کو +
مین اپنا ثانی اثنین اور قوت بازو بلا ریب و دین
سمجہتا ہون) کی یہہ رائے ہو گئی ہے کہ بس اب
[illegible] نہین [illegible] فتح کر لیا اب
ان سے مقابلہ اور مبارزہ کچہہ ضرور نہین ہے
بلکہ اب بجائے اسکے اشاعت عام اصول اسلام کے
طرف توجہہ بکار ہے۔ مگر میرے خیال ناقص مین
اس رائے جگہہ نہین پکڑی اور میرے نزدیک جبتک
کہ تہذیب الاخلاق قدیم و جدید و تفسیر سر سید
کی ایک ایک بات کا جو مخالف اصول اسلام ہے
جواب نہ ہو لے انکے خطاب و جواب سے ساکت ہونا
مناسب نہین ہے۔
اگر ہمارا مقصود صرف مخالف پر فتح پانا اور اسکو
شکست دینا ہوتا تو اس دوست کا خیال درست تہا

+ اس سے جناب مولوی الطاف حسین [illegible] نذیر احمد الدہلوی مراد ہین جو نیچریہ مین ثانی اثنین [illegible]

ہمارا مقصود تو اصول اسلام کی محافظت اور ادیان
سماوی کی حمیت وحمایت ہے پس جبتک کہ کوئی ایک
بات بھی جناب مخاطب کی (جو اصول اسلام وغیرہ ادیان
سماوی کی مقاوم و مقابل ہے) صفحہ زمین پر بلا
جواب و ابطال باقی ہے ہمکو سکوت کرنا کب مناسب ہے
ہمارے مخاطب سکوت چھوڑ عدم کی بھی راہ لین
اور اس جھان سے کوچ کر جاوین تب بھی ہم مسلمانونکو
جبتک کوئی صاحب علم انمین سے انکے کفریات
کے ابطال سے سکوت جائز نہین ہے ۔

زمانہ سابق مین فلاسفہ کے خیالات باطلہ نے
یونانی سے عربی زبان مین ترجمہ ہوکر مسلمانون مین
رواج پایا تو امام رازی نے انکی ابطال و اضمحلال
مین قلم اٹھایا اور انکی ہر ایک باطل بات کو معارض
اسلام ہو یا نہ ہو رد کر دیا جس سے مسلمانون کے عقاید
نے تذبذب سے امن پایا ۔ اگر امام رازی اباطیل فلاسفہ
کو رد نہ کرتے تو جو لوگ فلسفہ کے متوغل و مشتغل تھے
فلسفہ کو دین بنا لیتے ۔

ہمارے زمانہ مین جناب مخاطب نے فلاسفہ انگلستان
کے باطل خیالات کو انگریزی سے اردو مین ترجمہ
کرا کر شایع کیا ہے ۔ پس ہم سب مسلمانون پر واجب
ہے کہ امام رازی کیطرح ہر ایک باطل قول و اصول

جناب کو رد کئے بغیر چھوڑین تا کہ تا نفس رفتہ زمانہ
حیات جناب مین نہ سہی پیچھے سہی فلسفہ انگلستان
مسلمانون کا دین نہ بنجاوے ۔ ہان اسقدر
یہہ بات اپنے اُس ولی دوست کی مانتا ہون
کہ بعد اس سکوت و ہزیمت مخاطب کے اب مین انکو
مخاطب نہ کرون اور عام طور پر بلا ذکر نام نامی
جناب کے آپ کی اصول باطلہ کا ابطال عمل مین لاؤن
سو آیندہ بعد اختتام ان مباحث کے جو اُنکے نام نامی
سے شروع ہو چکی ہین (یعنی بحث ولادت مسیح
اور ریویو متعلق رسالہ امام غزالی اور مبحث مذہب
[illegible] مین اُنسے مخاطب کرونگا عام اور
مجمل طور پر اعتقادات و اصول باطلہ فلاسفہ
انگلستان کو آپکی تصانیف سے منتخب کر کے اسکا
ابطال و جواب تحریر مین لاؤنگا ۔

اس تحریر مین اس تطویل و تفصیل کو جو ابتک
آپکے جواب مین ہو رہی ہے نیز ترک کیا جاویگا اور
مختصر طور پر احقاق حق و ابطال باطل عمل مین آویگا
تفصیل و تطویل مقابل کو گھر تک پہنچانیکے لئے
ہوتی ہے پس جب حضرت کو گھر تک پہنچا دیا اور
اب کوئی ہمارا مقابل نہ رہا تو تفصیل و تطویل سے
کیا کام رہا ۔ اس تفصیل و تطویل سے ایک امر کا

اظہار بھی مقصود تھا کہ ان خیالات باطلہ کے
بطلان پر اس کثرت سے دلایل موجود ہین اور اہل الحق
کو اُن دلایل بیان کی اس وسعت سے استطاعت ہے
جب یہہ امر بھی دو سال کے عرصہ مین خوب ظاہر
ہو چکا - اور کس و ناکس پر زور دلایل و بیان
اہل الحق کا نمایان ہوا تو اُس سے وہ مدعا حاصل
ہو گیا - آیندہ نہایت مختصر بحث ہوا کریگی غالباً
ایک ایک نمبر مین کئی کئی مسایل کی صفائی ہوتی
جاویگی بتوفیق اللہ العزیز -

اور ایک اثر اس رسالہ کا سال سوم مین یہہ
ظاہر ہوا ہے کہ اسکی [illegible]
گزشتہ کی نسبت ترقی پر ہے - اگر کوئی ایک یا
دو شخص کسی شہر کے حب مالی یا نا آشنائی مضامین
رد نیچر یہ کے سبب خرید سے انکاری ہوئے ہین
تو اُنکے عوض دو چار اور بڑھ گئے ہین - اسکی
ترقی روز افزون سے ہم امید کرتے ہین کہ یہہ
بہت جلد ترقی مین اپنی ہمعصر اخبارون اور رسایل
پر فایق ہوگا - انشاء اللہ تعالی -

اور جو خوشنما نیا رنگ اس رسالہ نے سال سوم
مین پکڑا ہے وہ یہہ ہے کہ اسکا فرقہ ہا اہل اسلام
باہمی متخالفہ سے مقابلہ چھوٹ گیا ہے اور یہہ اب
باہمی اتحاد و التیام کیطرف متوجہ ہو گیا ہے -
اس سے یہہ مقصود نہین ہے کہ اب اسکو
مخالفین فی الفروع سے مسایل فروعی مین اتحاد
ہو گیا ہے اور جن مسایل مین وہ اپنے مذہبی
بھائیون سے مخالف تھا اور ۱۲۹۸ھ سے انمین
بحث کر رہا اور اشتہار دے رہا اور مین مبارزہ
کا نقارہ بجا رہا تھا انمین وہ اب مخالفین کا تابع
ہو گیا ہے - کلا و اللہ ایسا ہرگز نہین ہوا - وہ
جس خیال و جزئی مخالفت پر تھا اب بھی ویسا ہی
ہے بلکہ مقصود اس سے یہہ ہے کہ ان مسایل خلافیہ
[illegible] کسیکا مقابل و
معارض نہین رہا اور اُسکو کسیکا الزام و افحام
مد نظر نہین رہا - وہ اب بھی اپنے مسایل خلافیہ کو
بجائے خود ظاہر و مدلل کریگا - مگر اسمین کسیکو مخاطب
بنا کر اسیر الزام و تشدد کا قصد نہ کریگا - اپنے مخالفین
فی الفروع کی دعوت مین آیتہ † ادع الی سبیل ربک
بالحکمۃ والموعظۃ پر کاربند ہوگا - اسمین واغلظ ‡ علیہم
پر عمل اختیار نکریگا -

پہلے اسپر شان موسوی و نوحی کا ظہور تھا
جنہون نے اپنی قوم کی سختیون اور سرکشیون
پر اُن سے بغض کیا اور درشتی اور سختی سے انپر

† راہ خدا کیطرف لوگون کو حکمت سے بلا -
‡ ان معاندین پر سختی کر -

بد دعا کی - اب اسپرشان عیسوی و ابراہیمی کا ظہور ہو گیا ہے جنہون نے اپنی قوم پر ترس کھا کر رحم فرما کر مغفرت کی دعا کی - اور باوجود اس شایستہ طرز خلاف اور اظہار مسایل اختلاف کے وہ اب اُس اتفاق کیطرف بھی رجوع کریگا جو سب مسلمان بھایون کو آپس مین حاصل ہے پر اکثر اہل اسلام کو اُسکی طرف توجہ نہین ہے - اور اظہار مسایل خلاف سے بڑہکر وہ اظہار و اشاعت مسایل اتفاق مین کوشش کریگا - اور اُسکے ذریعہ سے وہ ہر ایک فرقہ اسلام کو مدد پہنچایا کریگا [illegible] مسلمانون [illegible] اہل اسلام [illegible] مخفی متحجب اتفاق کو ظاہر کر کے اُسکی ترقی مین ساعی ہو گا - اِس اتفاق و اتحاد کو ترقی دینے کے لئے اُسنے ایک انجمن اشاعت اسلام کی بنا ڈالی ہے جسکی کیفیت ضمیمہ ہاء سابقہ و حال مین تفصیل موجود ہے اور اپنے مسایل خلافیہ کے شایستہ طور پر اظہار کرنیکے لئے اُس نے ایک ضمیمہ علیحدہ مقرر کر دیا ہے جس کے مقاصد و مبادی کی تفصیل اسی ضمیمہ کے دیباچہ مین ہے - الہی تو اِس رسالہ کے موٴلف اور بانی کو خلوص نیت عطا کر اور اُسکی قلم اور زبان اور الفاظ مین غیبی برکت نازل فرما اور اِس رسالہ کو یوماً فیوماً ترقی دے اور اسکو باعث ترقی اسلام و اہل اسلام و اشاعت السنتہ و اعزاز اہل سُنت کر آمین ثم آمین -

---

مژدہ

تالیف تنقیح البیان جواب تفسیر نیچری

تفسیر نیچری کے جواب مین امام فن مناظرہ اہل کتاب سیدنا ناصر الدین محمد ابو المنصور دہلوی (نصرہ اللہ علی معاویہ) نے کتاب تنقیح البیان کی تالیف شروع کر دی ہے - [illegible] صفحہ تک چھپکر فرط عنایت سے ہمارے پاس بھیج بھی دی ہے - مینے اوسکو اول سے آخر تک ایک سرسری نظر دیکھا تو جواہر زواہر معانی و مطالب سے مملو پایا - اور موٴلف علامہ کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا -

جناب ممدوح نے ہر ایک تاویل و تسویل تفسیر خانصاحب کا جو مخالفین اسلام سے ماخوذ ہے پتہ بتا دیا ہے اور بحوالہ نقل و کتاب ثابت کر دکھایا ہے کہ یہ تاویل آپ نے کتب عیسائیون سے لی ہے اور وہ آتش پرستون سے اخذ کی ہے اور اس تاویل مین آپ نے مسیلمہ کذاب

کی شاگردی کی ہے اور یہہ تاویل اپنے جی
سے گھڑلی ہے۔ پہر ہر ایک تاویل کا عقل و نقل
سے جواب دیا ہے اور اچھا ناتہہ دکہایا ہے۔
اِس مقام مین تشویق و ترغیب ناظرین کے لئے
اسکی چند تمثیلات نقل کرتا ہون اور بحکم مشک
آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید اُسکی خوبی پر
اُسی سے شہادت بہم پہنچاتا ہون۔

(۱) تفسیر نیچری کے صـ۳۲ مین قرآن مجید کے
معجزہ فصاحت سے انکار کیا ہے اور فرمایا ہے کہ
اسکے بینظیر ہونیسے اُسکا خدا کی طرف سے ہونا
ثابت نہین ہوسکتا بہت سے کلام انسان کے
ایسی دُنیا مین موجود ہین اُنکی مثل آجتک دوسرا
کلام نہین ہوا۔ مگر وہ من اللہ تسلیم نہین ہوتی۔

تنقیح البیان کے صـ۲۹ مین اسکا یہہ جواب دیا
ہے۔ یہی دلیل نصرانی علماء نے بھی فصاحت
وبلاغت قرآنی کی بابت لکھی ہے دیکھو میزان الحق
وغیرہ مگر اتنا نہ سمجھے کہ اِن فصیح وبلیغ مصنفون
نے کبھی یہہ دعوی نہین کیا تہا کہ فاتوا بسورۃ
من مثلہ وادعوا شہداءکم من دون اللہ
ان کنتم صادقین یعنی لے آؤ تم ایک سورۃ
اسکی مانند اور خدا کے سواء اپنی حمایتون کو بہی
ملالو انتہی پس اُن کے اسطرحکا دعوی کرنیکے
سبب کسی کو اُنکی مثل تصنیف کرنے پر توجہہ
نہ ہوئی ورنہ بیسیون اُن سے بہتر تصنیفین ہوجاتین
اُسکی نا اُمیدی مین اور بھی کلام لطیف کیا ہے جو دیکھنے
کے لائق ہے۔

۲ تفسیر نیچری کے صـ۳۳ مین کہا ہے حضرت موسی
علیہ السلام احکام عشرہ توریت کے جنکو حضرت
موسی نے پہاڑ مین بیٹھکر پتھر کی تختیون پر
کہود لیا تہا الخ۔

تنقیح البیان کے صـ۳۲ مین اسکا یہہ جواب
دیا گیا حضرت موسی گہر مین بیٹھکر نہین کہود سکتے
تہے جو پہاڑ پر کہود لے گئے اِس سے مطلب
یہہ نکلا کہ تمام اُمت کو دہوکا دینے کے لئے حضرت
موسی نے نعوذباللہ یہہ مکر کیا تہا کہ پہاڑ مین
بیٹھکر تختیون پر کہود لیا تا کہ لوگ جانین کہ خدا کے
پاس سے یہہ احکام لائے ہین۔ لیکن اگر توریت
مین یہہ عبارت موجود ہو کہ خدا نے اپنے ہاتھ
سے اُن تختیون پر لکھا تہا تو توریت کا ابطال
خان صاحب نے کیا یا نہین؟ توراۃ مین لکھا ہے
کہ خداوند نے جب موسی سے کوہ سینا پر اپنا کلام
تمام کرچکا عہد نامہ کی دو لوحین دین اور وہ سنگین

لوحین خدا کی انگلی سے لکھی ہوئی تھین† اسکے
سوا، حضرت موسیٰ چالیس دن رات پہاڑ پر رہے
تھے کیا چالیس دن تک وہ لوحین کھودا کیے حالانکہ
ایک دن مین اُن لوحون سے زیادہ عبارت کھودی
جاسکتی ہے۔ پھر یہ کہ حضرت موسیٰؑ تو بے پڑھے
لکھے تھے (سوانح عمری عیسیٰؑ مصنفہ ایبان صاحب
باب۲ و کتاب مؤید الاسلام مطبوعہ ۱۸۷۶ء ترجمہ
کتاب جان ڈیون پورٹ کے صفحہ ۱۸ کا حاشیہ
جسے آپ ہی لنڈن سے لائے تھے) پس باوجود
بے پڑھے لکھے ہونیکے حضرت موسیٰ وہ لوحین
کیونکر کھود سکے قطع نظر اسکے [illegible] موسیٰؑ
کا حال پہاڑ پر دیکھنے گیا تھا نہ آپ مگر سبھون نے توریت
سے جانا کہ حضرت موسیٰؑ کو خدا نے دو لوحین لکھکر
دی تھین پھر توریت کے خلاف یہ کہنے کا منصب
کہان سے آپ کو ملگیا کہ حضرت موسیٰ نے پہاڑ پر
بیٹھکر پتھر کی تختیان کھودلی ہین ؎

۳۔ تفسیر نیچری کے صفحہ ۳۰ وغیرہ مین بہشت کی نہرون
اور باغون کی نسبت بہت ہنسی اور تحقیر کی ہے
حور و غلمان و دودھ شراب و شہد و لذیذ
میوون کو ہنسی سے اڑایا ہے۔

تنقیح البیان صفحہ ۳۸ مین اسکا یہہ جواب دیا ہے
کہ یہی اعتراض نصاری نے دین اسلام اور قرآن
پر کیے ہین دیکھو میزان الحق و مفتاح الاسرار وغیرہ
پھر اس ہنسی کا بہت تفصیل سے جواب دیا ہے۔

۴۔ تفسیر نیچری کے صفحہ ۶۲ وغیرہ مین قصہ آدم
و ملایکہ کی نسبت لکھا ہے کہ یہہ واقعی قصہ نہین ہوا
اور فرشتون نے آدم کے خلیفہ کرنے پر اعتراض
نہین کیا اور نہ شیطان نے سجدہ کرنیسے انکار کیا
ہے اور نہ شیطان یا ملایکہ کوئی خارجی وجود رکھتے
ہین مفسرین نے اسکو ایک واقعی جھگڑا بنا دیا ہے

تنقیح البیان صفحہ ۴۵ مین اسکا جواب یہہ دیا ہے
[illegible] کذاب کی کتاب سے
لی ہے ورنہ کتب سماوی قدیم و جدید اس قصہ کی
تصدیق کرتے ہین چنانچہ فرمایا ہے کہ جب بقول
آپکے تمام مفسرین اسکو ایک واقعی جھگڑا بنا چکے
سمجھتے ہین تو جمہور کے خلاف آپکا یہہ قیاس ثابت
ہوا یا نہین اور نہ فقط جمہور اہل اسلام کے خلاف
بلکہ جمہور اہل کتاب کے برخلاف بھی۔ دیکھو علم
الٰہی کا خلاصہ پادری بنی صاحب صفحہ ۸۰ سوال
۲۸۴ کے جواب مین لکھا ہے کہ بعض فرشتون نے
حسد بے ایمانی اور مغروری کے باعث خدا سے
بغاوت کرکے اپنے تئین برباد کیا ۲ پطرس ۲ باب ۴ یہودہ

† دیکھو خروج باب [illegible]

اباب ۶) کتاب ایوب کی ۴ باب ۸ امین ہے
دیکھو اُس نے اپنے کارگزارون کو امانت دار نہ جانا
اور اپنے فرشتون کو بیوقوف گِنا انتہیٰ یعنے
قال انی اعلم مالا تعلمون اور عبرانیون کے
اباب ۶ مین ہے کہ جب پہلوٹھے کو دُنیا مین (یعنی
خاکی جسم مین) لایا تو کہا کہ خدا کے سب فرشتے
اُسے سجدہ کرین انتہیٰ - اور اول طمطاوس ۳ باب
۶ مین ہے کہ کہین وہ غرور کر کے شیطان کیطرح
عذاب مین پڑے انتہیٰ اور توریت کے شروع
مین یہہ قصہ مفصلاً مرقوم ہے اب یہہ فرمائے کہ
قرآن مجید کے سو[illegible] انجیل [illegible] کا
بھی انکار آپ سے ثابت ہوا یا نہین اور یہہ انکار بھی
کُفر ہے یا نہین؟ ۱۹ اصل یہہ ہے کہ بعض فلاسفہ
بیدین وملّت نے جو اپنی عقل پر بہت نازان تہے،
یہہ دلیلین پیدا کی تھین کہ پیوستن روح بہ بدن
راندن آدم است از بہشت ومیل بہ بدن فرمانبردن
حوا دگر دار نکو سیدہ خوردن شجرہ منہیہ یا خشم
وطاؤس شہوت وگفتہ اند ابلیس عبارت از قوّت
وہمی کہ سیر محسوسات است وعالم معقولات را منکر است
وبا قوت عقلی در ستیز وانچہ در شرع آمدہ کہ ہمہ فرشتگان
آدم را سجدہ کردند مگر ابلیس اشارت است باین معنی
کہ ہمہ قوائے جسمانی کہ فرشتگان ارضی اند مطیع روح
آدم اند مگر قوت وہمی کہ سرکش است انتہیٰ -
(دیکھو دبستان المذاہب مطبوعہ لکہنو ۱۸۷۷ء
تعلیم یازدہم در عقائد حکماء نظر اول صفحہ ۳۴۳)
اور اسی طرح یہہ لوگ معراج اور جنّت اور نار واعراف
وصراط وغیرہ سب چیزون کی تاویل کرتے ہین
اُسی کتاب کے صفحہ ۳۴۵ و ۳۴۶ وغیرہ مین
دیکھلو اور مسیلمہ کذّاب کی کتاب جسے وہ کتاب
آسمانی اور وحی کہتا تھا اور اسکی ہر دو جلدون
کے نام فاروق اول اور فاروق ثانی
[illegible] ہے جو کہتے ہین کہ خدا نے
ابلیس کو سجدہ آدم کا حکم دیا اور اُس نے انکار کیا
اور اسیوجہہ سے مردود درگاہ ہوا یہہ قول کفر ہے
کیونکہ حق تعالیٰ کسی غیر کو سجدہ کرنیکا حکم کبھی نہین دیتا
ہے اور اُس نے کوئی شیطان کہ آدمیون کو گمراہ
کرے پیدا نہین کیا ہے اور فاروق ثانی مین
لکہا ہے کہ کوئی شیطان موجود نہین ہے حقتعالےٰ
نے آدم کو نیک وبد کامون کا اختیار دیا تھا
اور اسیوجہہ سے کردار نیک وبد کی پرستش ہوگی
انتہیٰ (دیکھو دبستان المذاہب مطبوعہ
لکہنو ۱۸۷۷ء تعلیم ہفتم در عقیدہ ساوقیہ کہ پیروان

مسیلمہ مین صفحہ ۲۹۹) انہین باتون کو خان صاحب بہادر نے بڑے فضول اور طویل بیان کے ساتہہ کئی ورقون تک لکہا ہے۔

لو بہائی نیچریون کا بہانڈا پہوٹ گیا اور راز نہفتہ کہل گیا اور خوب معلوم ہوگیا کہ جن باتون کو امام نیچریان ہند مدتون سے شہرت دے رہے ہین یہہ مسیلمہ کذاب کی باتین ہین۔ جو اُس نے قرآن کے مقابلہ مین کہی اور شایع کی نہین اب بہی مسلمان اُن کے دام تزویر سے بچے تو پہر اُن کی بچاؤ کی صورت نہین خدا تعالی مصنف علام کو جزا خیر دی اور اُنکی عمر و کمالات مین برکت عطا کرے جنہون نے اس راز مخفی کو آشکارا کیا اور اصول مذہب نیچر کا ماخذ و پتہ بتا دیا۔

پہر صفحہ ۸ تنقیح البیان مین فرمایا ہے کہ آتش پرستون نے جب دیکہا کہ ہم مسلمانون کے آگے اپنے عقاید اور حجتون کو ثابت نہین کر سکتے ہین تب اُنہون نے اپنے مذہب کی باتون کی تاویل کردی پس یہہ اُنکی بے لیاقتی کی دلیل واضح ہے چنانچہ دبستان المذاہب مطبوعہ لکہنو ۱۸۷۷ء تعلیم اول در عقیدہ پارسیان صفحہ ۲۲ و ۲۳ مین لکہا ہے آنچہ گفتہ اند سروشان و پزشکان و بزرگان پیدا آمدند و آن مشاہدہ و رویت ارواح طیبہ است در حالت خواب و سیمرغ نام حکیمے بود کہ زال پرورد و آنچہ گویند خضر اشا مید اشارت است بدانکہ کمال عقل بتوسط بدن انیست و خرد بجسم و جسمانی احتیاج ندارد نہ ذاتاً و نہ صفاتاً باید دانست کہ این فرقہ آنچہ از قانون صواب بیرون باشد و بمیزان خرد سنجیدہ نشود و ہوش نہ پسندد و ہمہ بدینگونہ تاویل کنند انتہی۔ پس جو ثابت نہین کر سکتے ہین وہ ایسی نقلین چہاتین مگر جو اپنے دعوی پر دلیل رکہتے ہین اُنہین کیا حاجت ہے جو ایسا گر کرین سیمرغ نام آدمی کا کبہی نہ سُنا ہوگا اگر وہ جانتے کہ کتنے ہی لڑکے ہندوستان مین موجود ہین جنہین بہیڑیون نے پرورش کیا ہے تو اتنی تاویل کی کیون حاجت ہوتی۔ پس انہین آتش پرستون کی طرح خان صاحب بہادر نے بہی تاویلات پر کمر باندہی ہے۔

۵ **تفسیر نیچری** کے ص۵۳ مین کہا ہے توریت مین لکہا ہے کہ خدا نے فرشتون سے کہا کہ آؤ ہم آدمی کو اپنی صورت پر بنائین یہہ مضمون مسلمان مفسرون

کے دل مین تہا اور وہ اُسکو مثل یہودیون کے
ایسا ہی سمجہہ رہے تہے جیسے کہ ایک آدمی سے ایک
آدمی بات کرتا ہے اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ
کو اونہون نے ویسا ہی سمجہا اور آدم اور شیطان
کا قصہ بنا لیا ورنہ وہ صرف انسان کی فطرت
کا زبان حال سے بیان ہے الخ۔
تنقیح البیان منہ مین اسکا یہہ جواب دیا ہے
توریت مین لکہا ہے کہ خدا نے فرشتون سے کہا
اور قرآن مین ہے اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ
اور مسلمان مفسرون نے ویسا ہی سمجہا اب کون
انصاف کرے کہ [illegible] بل
اعتبار ہین یا فقط خانصاحب بہادر کا لایعنی قیاس
خانصاحب بہادر کے دعوی کی بُنیاد بیخ و بن سے
نیست کر گئے بُت پرست فلاسفہ نے بہی وجود
ملایکہ کا انکار کیا ہے لیکن اُن فلاسفہ کی ہفتاد
پشت مین بہی کبہی کسی پہ وحی کا نزول نہین ہوا
تہا اسلیئے وہ اپنے طور پر اسکا یقین نہین کر سکتے تہے
جیسے کوئی مسلمان گلا گہونٹے مرغی کی لذت سے
آگاہ نہین ہے اسلیئے وہ اس فعل کا مخالف ہے مگر
خانصاحب بہادر اُسکی لذت حاصل کر چکے ہین۔
اسلیئے وہ اسکے قدردان ہین علاوہ اسکے وہ

فلاسفہ چونکہ الہام سے بہرور نہ تہے اپنی دانائی
مین خبط الحواس ہو رہے تہے کہ علاوہ بُت پرستی
کے اُنہین آبدست لینے تک کی تمیز نہ تہی کیونکہ یونان
مین کوئی آبدست نہین لیتا ہے اور یہہ فلاسفہ
بہت بڑی بدکاریون مین بہی مبتلا تہے چنانچہ
علم الہی کا خلاصہ صفحہ ۱۵ سوال ۵ کے جواب مین
لکہا ہے کہ اگرچہ **بقراط** نے علم اخلاق کے
بابت بہت اچہی طرح سے لکہا اور سکہایا تو بہی اُسنے
آپ جادوگری کو مانا اور سمجہایا اور حرامکاری
مین مبتلا رہا۔ پہر **افلاطون** کہ بُقراط کا سب
[illegible] سکہلاتا رہا کہ جہوٹ
گناہ نہین ہے بلکہ ایک عمدہ کام ہے اور سوائے
اسکے **سیسرو** کہ قدیم غیر قوم عالمون مین سے
ایک بڑا معقول شخص تہا زناکاری کیواسطے
دلیل لاتا اور خودکشی سکہلا کر آخر کو اپنے نفس کا
خود قاتل ہوا۔ **کیٹو** کہ فضیلت کا کامل نمونہ
ہو نیکیواسطے موصوف و مشہور تہا لونڈے بازی
اور مے خواری مین تقصیر وار ہوا اور سیسرو کی
مانند قتل نفس کے تعلیم سکہلا کر آخرش اپنے ذات
کا آپ ہی قاتل ہوا انتہی۔ اب خانصاحب بہادر
کو عبرت حاصل کرنی چاہیے کہ جو لوگ ملایکہ اور

الہام سے بی بہرہ رہے انکا یہہ انجام ہوا۔

یہہ ہمنے چند مطالب اس کتاب کے بطور تمثیل ہدیہ ناظرین کئے ہین بقیہ مطالب کے لطف و قوت کا اندازہ اہل بصیرت انہی چند تمثیلون سے کر سکتے ہین یہہ کتاب اسی زور و شور سے اتمام کو پہنچی تو تمام اصول مذہب نیچری کی قلعی کہل جائیگی اور تفسیر سید بتزویر کی بہی خوب حقیقت واضح ہوگی۔ مگر افسوس اس کتاب کا اتمام طبع کافی روپیہ نہ ہونیکے سبب سے معرض تعویق و التوا مین پڑ گیا ہے اور مسلمانون کو اس طرف توجہ نہین ہے، زیادہ افسوس ہے کہ [illegible] ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ مسلمانون کی عدم توجہ کے سبب مصنف علام فکر معاش سے فارغ البال نہین اور انکے گذارہ اوقات روزمرہ کی سبیل بجز بیع و فروخت کُتب مصنفہ جناب کے سوا اور کچہہ نہین ہے۔ پس اگر مسلمان پیشگی قیمت ارسال کتاب کی طرف توجہ نہ فرمائینگے تو اس کتاب کا اتمام تو کیا اور افادات و فیوض مصنف بہی بند رہین گے۔

مسلمانون کو اپنے مخالفین مذہب عیسائیون کی طرف بچشم عبرت دیکہنا چاہئے کہ اُن کے اکثر اضلاع کے مشنون مین تیس تیس ہزار روپیہ مصارف اشاعت دین عیسوین کے لئے جمع رہتے ہین جسمین صدہا روپیہ پادری صاحبان کے ذاتی مصارف مین آتا ہے اور ہزارہا کُتب مذہبی کے تصنیف و ترویج مین خرچ ہوتا ہے۔ مسلمانون سے یہہ امر تو ہونے سے رہا کیونکہ انکے حال پر یہہ بیت صادق آرہا ہے

کریمان را بدست اندر درم نیست
خداوندان نعمت را کرم نیست

یعنی جنکے ہاتہہ مین مال ہے انکو اپنا عیش و عشرت [illegible] کی کام مین بہی اُن سے کچہہ بن پڑتا ہے تو اُسی محل مین جہان دُنیا کا نام اور وہم نقد فخر دکہائی دیتا ہے اور جن کے دلون مین نُصرت دین و حمایت ایمان کا جوش ہے اُن کے ہاتہہ مین فلوس نہین ہین لہذا وہ اتنے سے تو درگذر نہ کرین کہ اگر کوئی شخص نصرت و حمایت اسلام کے لئے کوئی کتاب تصنیف کرے تو تا بمقدور اُسکو واجبی قیمت سے خرید لین اور زر قیمت پیشگی مصنف کے پاس ارسال فرما دین۔

اِدہر تو یہہ حسرت اثر خبر سُننے مین آئی ہے اُدہر کتاب براہین احمدیہ کی جلد دوم کا ٹائیٹل پیج

دیکہکر اسی قسم کی وحشت انگیز خبر نظر سے گذری ہے کہ وہ کتاب جو تین سو عقلی براہین حقانیت قرآن و نبوّت محمدیہ ضمن مین رکہتی ہے اور اپنا صدق و غلبہ اس زور سے دکہارہی ہے کہ بصبوت مغلوبیّت دس ہزار روپیہ انعام دینے کا وعدہ کرتے ہے نیز مسلمانون کی عدم توجہی سے معرض تعویق مین ہے اسکے مصنّف محبّی مرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان ضلع گورداسپور نے اِس کتاب کی ڈیڑہ سو جلد بڑے بڑے رؤساء اسلام کے پاس ارسال فرمائی اور ساتہہ اسکے بذریعہ خطا وہ آدہ آنہ کا ٹکٹ [illegible] صاحبون سے یہہ درخواست کی کہ اگر بنظر اشاعت دین و حمایت نبوت سیّد المرسلین اسکی خریداری منظور ہو تو زر قیمت پیشگی عطا فرماوین ورنہ یہی ٹکٹ جو ارسال خدمت ہو اُس کتاب پر چسپان فرماکر واپس کرین مگر اُن ڈیڑہ سو رؤسا مین سے بجز ایک دو کسان اہل ہمّت کے کسینے خریداری کتاب تو کیا خط کا جواب تک نہین دیا اور نہ اصل کتاب کو واپس کیا ہے شاید آدہ آنہ کے ٹکٹ کو غنیمت سمجہکر اور کارخیر مین لگادیا ہوگا اور کتاب کو ذخیرہ ردیات اخبار مین داخل کیا ہوگا

انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مسلمانون کا یہی حال رہیگا تو خدانخواستہ باشد بہت جلد وہ وقت آجاویگا کہ قرآن اور اسلام کا نام کوئی نہ لیگا اور دین عیسائی یا دہریہ پن کا عام چرچا ہو جائیگا۔ اللّٰھم احفظنا عن ذٰلك ولا ترینا ماھنالك واقبضنا الیك غیر مفتونین قبل ذٰلك۔ مُسلمانان اہل فضل اب بہی اس بات کو سنبہالین اور پنبہ غفلت کان سے نکالین اور دین اور معاونین دین کی اعانت فرض سمجہکر اور نہین تو [illegible] سے نکالکر دینی کامون مین صرف کرین پس اِس کتاب براہین احمدیہ کیطرف بہی توجہ کرین اور اُس کتاب تنقیح البیان کو بہی تمام کراوین اِس کتاب کا حجم و مقدار بہی غالباً اس تفسیر نیچری کے برابر ہوگا جسکا یہہ جواب ہے اور قیمت بہی وہی لیجاویگی جو اِس تفسیر کی قیمت ہے یعنی ہے اب مسلمان بہائیون کو چاہیے کہ بہت جلد پیشگی قیمت خدمت مصنّف مطبع نصرت المطابع دہلی مین روانہ فرماوین اور کتاب کو شایع کراوین اور کتاب براہین احمدیہ کیطرف بہی توجہ کرین

جن رؤساء و امراء کے پاس اسکی جلدین پہنچی ہین وہ ارسال قیمت یا واپسی کتاب مین تامل نہ کرین انکے سواء عام اہل وسعت بھی اسکی خریداری مین اپنی ہمتون کو بڑھاوین۔

مژدہ دیگر

تفسیر نیچر یکے جواب مین ایک اور کتاب تالیف ہوئی ہے جسکے باعث و معاون جناب کمالات اکتساب جامع علوم عقلیہ و نقلیہ حامی دین ناصر سنت سید المرسلین عون الاسلام والمسلمین جناب مولوی حاجی سید امداد العلی صاحب بہادر سی ایس آئی ڈپٹی کلکٹر مرادآباد ہین اور مولف جناب مولوی محمد احتشام الدین صاحب رئیس مرادآباد۔ یہہ کتاب مطبع اخبار نیر اعظم مرادآباد مین چھپ رہی ہے قیمت اسکی پیشگی پہنچنے والون کے لیئے معہ محصولڈاک ایک روپیہ ۲ قرار پائی ہے جو صاحب اسکے شایق ہون درخواست معہ قیمت میر امجد علی صاحب مالک اخبار نیر اعظم مرادآباد کے پاس ارسال فرماوین۔

التماس

جن صاحبان [illegible] اخبار کی قیمت دریافت فرمائی ہے اور خریداری کا ارادہ رکھتے ہین جلد فیصلہ فرماوین ورنہ بعد فروخت ہو جانیکے مطلوب نہ پاوینگے۔

اطلاع

کتاب مصباح الادلہ آٹھہ آنہ کو فروخت ہوتی جاتی ہے جو اسکی خریداری کا ارادہ رکھتے ہین معہ قیمت ۱۱ محصول راقم کے پاس بمقام لاہور محلہ سید مٹھہ ارسال فرماوین ورنہ آیندہ مجلد کے ایک روپیہ کو بھی نہ پاوینگے

ھدایت

اب آیندہ مضمون قدیم (النظر فی التفرقہ) شروع ہوتا ہے اسمین اور مضامین آیندہ مین ہر صفحہ کے جانب بالا نمبر صفحہ معمولی ہوگا اور جانب زیرین نمبر صفحہ خاص مضامین ہوگا جسکے ذریعہ سے ہر ایک مضمون کو علیحدہ کر کے یکجا کیا جا سکیگا اور حاشیہ بیرونی پر نمبر آیات ہوگا اور حاشیہ اندرونی پر نمبر احادیث۔ ناظرین انہین نمبرون کی ترتیب پر آیات و احادیث مندرجہ بحث ملاحظہ کرنیکے درپے نہ ہون بلکہ ترتیب سے لگالین یہہ نمبر تعارف آیندہ مین کام آتے ہین

اشتہار

مولوی حافظ عبد العظیم صاحب تانگپوری نے مسائل اجتہاد و تقلید مین ایک رسالہ کلام الفحول تالیف کیا ہے جسمین عقد الجید وغیرہ تصانیف متقدمین و متاخرین کا [illegible] قیمت [illegible] مطبع [illegible] بذریعہ مولوی [illegible] اخبار [illegible] سے [illegible]

بقیه

مضمون التفرقه بين الاسلام والزندقه

جسکی ابتدا نمبر پنجم جلد سوم سے ہے

نمبر احادیث

۵

افق السماء فاقبل جبرئیل یتضاءل ویدخل بعضه في بعض ویدنو من الارض فاذا ملك قد مثل بین یدی رسول الله صلعم فقال یا محمد ان ربك یقرئك السلام ویخیرك بین ان تکون نبیا ملکا وبین ان تکون نبیا عبدا قال علیه السلام فاشار الی جبرئیل بیده ان تواضع فعرفت انه لی ناصح فقلت عبدا نبیا فعرج ذلك الملك الی السماء فقلت یا جبرئیل قد کنت اردت ان اسالك عن هذا فرایت من حالك ما شغلني عن المسئلة فمن هذا یا جبرئیل فقال هذا اسرافیل خلقه الله یوم خلقه بین یدیه صافا قدمیه لا یرفع طرفه وبین الرب وبینه سبعون نورا ما منها نور یدنو منه الا احترق وبین یدیه اللوح المحفوظ فاذا اذن الله له في شيء من السماء او من الارض ارتفع ذلك اللوح فقرب جبینه فینظر فیه فان کان من عملی امرنی به وان کان من

نمبر آیات

۵

زمین کیطرف جھکا ناگاہ ایک فرشتہ آنحضرت کے سامنے متشکل ہوگیا اور اُس نے کہا اے محمدؐ خدا نے تجھے سلام کہا ہے اور تجھے نبی بندہ اور نبی فرشتہ ہونے مین اختیار دیا ہے جبرئیل علیہ السلام نے آنحضرت صلعم کیطرف اشارہ کیا کہ آپ تواضع اختیار کرین۔ پس آنحضرت صلعم نے فرمایا مَین نبی بندہ ہونا چاہتا ہون پھر وہ فرشتہ آسمان کیطرف چڑھ گیا آنحضرت نے جبرئیل سے کہا کہ مَینے اُسکا حال تجھسے پوچھنا چاہا تھا۔ مگر مَینے تجھکو خوفناک حالتمین دیکھا جس نے مجھے اِس سوال سے روکدیا اَب بتلا یہہ کون تھا جبرئیل نے کہا یہہ اسرافیل تھا یہہ جسدن پیدا ہوا دو قدمون پر صف باندھے ہوئے پیدا کیا گیا یہہ نگاہ نہین اُٹھاتا خدا تعالی اور اِسمین ستّر حجاب نور مین انمین ایک کے بھی قریب ہو تو جل جائے اسکے آگے لوح محفوظ رہتی ہے جب خدا تعالی کسی کام کا آسمان یا زمین مین ہونا چاہتا ہے تو لوح محفوظ اسکی پیشانی کے قریب ہوجاتی ہے پھر اگر وہ کام میرے متعلق ہوتا ہے

عمل میکائیل امرہ به وان کان من عمل ملك الملكوت امرہ به قلت یا جبریل علی ای شیئ انت قال علی الریاح والجنود قلت علی ای شیئ میکائیل قال علی النبات قلت علی ای شیئ ملك الموت قال علی قبض الارواح وما ظننت انه هبط الا لقیام الساعة وما ذاك الذی رایت منی الا خوفا من القیام الساعة (تفسیر کبیر جلد اول صـ ۳۸۱)

اسلئے تمنے میرا خوفناک حال دیکھا تہا۔

تو مجہے کہدیتا ہے اور اگر ملک الموت کا کام ہوتا ہے تو اُسے کہدیتا ہے آنحضرت صلعم نے جبرئیل سے کہا کہ تم کس کام پر مامور ہو جبرئیل نے کہا مین ہواؤن اور لشکرون پر مامور ہون آنحضرت نے فرمایا میکائیل کس چیز پر ہے کہا نباتات پر آنحضرت نے پوچہا ملک الموت کس چیز پر ہے جبرئیل نے کہا وہ قبض ارواح پر ہے مینے سمجہا تہا کہ وہ قیامت ہونیکے لئے اترا ہے

اور ملایکہ مقربین کی نسبت ارشاد ہے مسیح اور مقرب فرشتے ہماری عبادت سے انکاری نہین ہین

۲۲ لن یستنکف المسیح ان یکون عبدًا للہ ولا الملئکة المقربون (نساء ۲۲۶)

ان مقربین مین چار فرشتے (جبرئیل میکائیل اسرافیل عزرائیل) بڑے رتبہ کے ہین جبرئیل اور میکائیل کا ذکر تو قرآن مین ہے اور عزرائیل کو قرآن مین ملک الموت سے تعبیر کیا ہے اور اسرافیل کو حدیث مین صاحب الصور بتایا ہے۔ ان چارون کا عالی رتبہ اور اکابر ہونا تفسیر کبیر مین بدلائل ثابت کیا ہے انمین جبرئیل علیہ السلام کو ایسا قرب ہے کہ وہ صاحب الوحی ہین حکم ربانی انبیاء کو پہنچاتے اور اپنے سے نیچے کے فرشتون کو بہی حکم خداوندی سے آگاہ کرتے ہین۔

سورہ سباء مین ارشاد ہے کہ جب ملایکہ کی گہبراہٹ (جو وحی کی آواز سننے سے پیدا ہوتی ہے)

۲۳ حتی اذا فزع عن قلوبهم قالوا ماذا قال ربكم قالوا الحق وهو العلی الكبير (سباء ۳۶)

دور ہوتی ہے تو کہتے ہین خدا نے کیا فرمایا پہر ایکدوسرے کو کہتا ہے کہ اُس نے حق کہا ہے۔

۶ عن ابن عباس اذا قضی اللہ امرًا سبح حملة العرش ثم سبح اهل السماء الدنیا ثم سبح اهل السماء الذین یلونهم ثم الذین یلونهم

۶ حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ جب خدا تعالی کچہہ حکم فرماتا ہے تو حاملین عرش سبحان اللہ پکارتے ہین پہر اُس آسمان والے جو اُن کے بعد ہین یہانتک کہ وہ

حتی یبلغ التسبیح الی ھذہ السماء ثم سال اھل السماء السادسة اھل السماء السابعة ماذا قال ربکم قال فیخبرونھم فیستخبر اھل کل سما حتی یبلغ الخبر اھل السماء الدنیا (ترمذی جلد ۲)

تسبیح آسمان دُنیا پر پہنچتی ہے پھر چھٹے آسمان والے ساتوین آسمان والون سے پوچھتے ہین کہ خدا نے کیا فرمایا ہے پس وہ انکو خبر دیتے ہین حتی کہ وہ خبر آسمان دُنیا پر پہنچتی ہے

بخاری وغیرہ کی روایت مین آیا ہے کہ جب خدا تعالی آسمان مین کوئی حکم فرماتا ہے تو فرشتے عاجزی

عن ابی ھریرۃ قال اذا قضی اللہ الامر فی السماء ضربت الملئکة اجنحتھا خضعانا لقولہ کانہ صلصلة علی صفوان فاذا فزع عن قلوبھم قالوا ماذا قال ربکم قالوا الحق وھو العلی الکبیر (بخاری ص ۷۰۷)

سے پر مارتے ہین اس قول کی آواز ایسی ہوتی ہے جیسے پتھر پر زنجیر کی۔ جب اُنکی گبھراہٹ دور ہوتی ہے تو پوچھتے ہین خدا نے کیا فرمایا پس مقربین کہتے ہین کہ خدا نے حق فرمایا ہے۔

قالوا ای المقربون جبرائیل قال ربنا قو

قسطلانی نے شرح بخاری مین اُن مقربین کی مثیل مین جبرئیل کا نام ذکر کیا ہے

ابوداؤد کی روایت مین صاف آیا ہے کہ جب خدا تعالی وحی سے تکلم فرماتا ہے تو اسمانون والے

وعن ابن مسعود قال اذا تکلم اللہ تعالی بالوحی یسمع اھل السماء للسماء صلصلة کجر السلسلة علی الصفا فیصعقون فلا یزالون کذلک حتی یاتیھم جبریل حتی اذا جاءھم جبرئیل فزع علی قلوبھم قال فیقولون جبریل ماذا قال

آواز سُنتے ہین جیسی زنجیر کی پتھر پر آواز نکلتی ہے وہ اُس سے بیہوش ہوجاتے ہین یہانتک کہ جبریل اُنکے پاس آتا ہے تو انکی بیہوشی رفع ہوجاتی ہے پھر جبرئیل سے پوچھتے ہین کہ خدا نے کیا فرمایا پس جبرئیل بتا دیتے۔

ملایکہ حاملین عرش اور اسکے گرداگرد طواف کرنیوالون کے حق مین فرمایا ہے جو عرش کو

الذین یحملون العرش ومن حولہ یسبحون بحمد ربھم ویومنون بہ ویستغفرون للذین امنوا (مومن ۱۶)

اُٹھائے ہوئے ہین اور جو اُسکے گرداگرد طواف مین ہین خدا کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے ہین اور خدا سے ایمان رکھتے ہین اور مومنون کیلئے

۲۵ ویحمل عرش ربک فوقھم یومئذ ثمانیہ (الحاقہ ۱۶)

اور فرمایا کہ قیامت کے دن خدا کے عرش کو آٹھ فرشتے اٹھاوینگے۔

روی عن رسول اللہ صلعم ھم الیوم اربعۃ فاذا کان یوم القیامۃ ایدھم اللہ باربعۃ (تفسیر کبیر جلد ۸)

۹ حدیث مین آیا ہے کہ وہ فرشتے آج چار ہین قیامت کے دن آٹھ ہوجاوینگے

قال ابن عباس ثمانیہ املاک علی صورۃ الاوعال (فتح البیان جلد ۹)

۱۰ حضرت ابن عباس نے فرمایا ہے کہ اُن ملایکہ کی صورت اوعال (پہاڑی بکری) کی سی ہے

وفوق ذلک ثمانیہ املاک بین اظلافھن ورکبھن مثل ما بین السماء الی سماء ثم فوق ظھورھن العرش (ترمذی جلد ۲)

۱۱ ترمذی نے حضرت ابن عباس سے نقل کیا ہے کہ اُن اوعال کے کہرون سے گھٹنون تک اس قدر درازی ہے جسقدر کہ ایک آسمان سے دوسرے تک۔

والذین حول العرش ھم الملئکۃ الذین یطوفون بہ ... الکروبیون فتح البیان

جو ملایکہ عرش کے گرداگرد ہین وہ تسبیح وتہلیل ... ہین اور وہ کروبیون کہلاتے ہین۔

ملایکہ بیت المعمور کی نسبت آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ بیت المعمور ساتوین آسمان مین ہے اسمین

عن انس قال قال رسول اللہ صلعم البیت المعمور فی السماء السابعۃ یدخلہ کل یوم سبعون الف ملک لا یعودون الیہ حتی تقوم الساعۃ (رواہ ابن جریر وابن المنذر والحاکم وصححہ)

۱۲ ہر روز ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہین جنکی قیامت تک پھر باری نہین آویگی۔

ثم عرج بنا الی السماء السابعۃ فاستفتح جبرئیل فقیل من ھذا قال جبرئیل فقیل ومن معک قال محمد قیل وقد بعث الیہ قال قد بعث الیہ ففتح لنا فاذا انا بابراھیم مسند اظھرہ الی بیت المعمور واذا ھو یدخلہ کل یوم سبعون الف

۱۳ صحیح بخاری وغیرہ مین جو حدیث معراج مروی ہے اسمین صاف ارشاد ہے کہ آنحضرت نے ساتوین آسمان پر ابراہیم علیہ السلام کو بیت المعمور مین ٹیک لگاکر بیٹھے ہوئے دیکھا اور بیت المعمور کو دیکھا کہ اسمین ہر روز ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہین

ملك لا يعودون اليه (بخاری ومسلم) واللفظ له

ہین جو پہر کر نہین آتے۔

ملایکہ جو آسمان پر سجود مین ہین اُنکا ذکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مجھے اس ذات کی

عن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلعم والذی نفسی بیدہ ما فیہا موضع اربع اصابع الا وملک واضع جبہتہ ساجدا للہ (رواہ الترمذی واحمد وابن ماجہ)

قسم ہے جسکے ہاتھ مین میری جان ہے کہ آسمان پر چار انگل کی کوئی جگہ نہین جسپر فرشتے پیشانی رکھکر سجدہ نہ کرتے ہون۔

ملایکہ بہشت و دوزخ کا بہت آیات مین ذکر ہے ایک آیۃ مین ارشاد ہے کہ جب پرہیزگار بہشت

وسیق الذین اتقوا ربھم الی الجنۃ زمرا حتی اذا جاؤھا وفتحت ابوابھا وقال لھم خزنتھا سلام علیکم طبتم فادخلوھا خالدین۔ (زمر ۹)

والملائکۃ یدخلون علیھم من کل باب سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار (رعد ۳۶)

کیطرف جاوین گے اور اُسکے دروازہ کہلے پاوینگے تو ملایکہ بہشت کے خزانچی انکو کہینگے تمپر سلام تم اچہے آئے ہمیشہ کیلئے اسمین داخل ہو اور ایک آیۃ مین ارشاد ہے فرشتے انپر ہر دروازہ سے آوینگے اور سلام کہین گے

وقال الذین فی النار لخزنۃ جھنم ادعوا ربکم یخفف عنا یوما من العذاب۔ (مومن ۵۶)

ونادوا یا مالک لیقض علینا ربک (زخرف ۷)

ایک آیۃ مین ارشاد ہے کافر دوزخ کے ملایکہ سے کہین گے کہ تم خدا سے دعا مانگو خدا ہمارا عذاب ایکدن ہلکا کرے۔ ایک آیۃ مین ارشاد ہے مالک (دوزخ کی داروغہ) سے کہینگے کہ تم خدا سے کہو ہماری

ایک آیۃ مین ارشاد ہے دوزخ پر ایسے فرشتے مسلّط ہین جو بڑے سخت دل بڑی سخت قوت والے

علیھا ملائکۃ غلاظ شداد (تحریم ۱۶)

علیھا تسعۃ عشر وما جعلنا اصحب النار الا ملائکہ وما جعلنا عدتھم الا فتنۃ للذین کفروا لیستیقن الذین اوتوا الکتاب ویزداد الذین آمنوا ایمانا (مدثر ۶)

ہین اور ایک آیۃ مین ارشاد ہے وہ اُنّیس ہین اور ہمنے دوزخ پر فرشتون ہی کو مقرر کیا ہے یہہ عدد ہمنے سلئے مقرر کئے ہین کہ منکر اس سے انکاری ہون اور اہلکتاب مان لین اور مومنون کا اس سے ایمان بڑہجاوے

اور ذکر ملایک کا بہ تشریح صفات مذکورہ زبان وحی ترجمان حضرت رسالت سے بہت ہی کثرت سے ہوا ہے اور کتب احادیث اُسکے ذکر سے مملو ہے ۔ اِس مقام مین صرف ایک کتاب صحیح بخاری کی بعض احادیث متضمنہ ذکر ملایکہ کو نقل کیا جاتا ہے

۱۵ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلعم اذا احب اللہ العبد نادی جبریل ان اللہ یحب فلانا فاحببہ فیحبہ جبرئیل فینادی جبرئیل فی اھل السماء ان اللہ یحب فلانا فاحبوہ فیحبہ اھل السماء ثم یوضع لہ القبول فی الارض (بخاری ص۴۵۶)

۱۵ آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ جب خدا تعالی کسی بندہ کو دوست رکھتا ہے تو جبریل علیہ السلام سے فرماتا ہے مین اُسکو دوست رکھتا ہون تو بھی اُسے دوست رکھہ پس جبریل اُسکو دوست رکھتا ہے اور تمام آسمان والون مین پکار دیتا ہے کہ خدا اسکو دوست رکھتا ہے تم بھی اسکو دوست رکھو پھر اُسکے لئے دنیا مین قبولیت ہو جاتی ہے

۱۶ عن عائشۃ رض سمعت رسول اللہ صلعم یقول ان الملائکۃ تتنزل فی العنان وھو السحاب فتذکر الامر قضی فی السماء فتسترق الشیاطین السمع فتسمعہ فتوحیہ الی الکھان فیکذبون معھا مائۃ کذبۃ من عند انفسھم ص۴۵۶

۱۶ اور حضرت عایشہ رض نے آنحضرت سے سُنا کہ فرشتے بادلون مین اُترتے ہین پس احکام خدا کو ذکر کرتے ہین وہان سے شیاطین چُرا کر سُنکو بتاتے ہین وہ اسمین سو جھوٹ اپنے پاس سے ملا کر لوگون کو بتاتے ہین ۔

۱۷ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلعم اذا کان یوم الجمعۃ کان علی کل باب من ابواب المسجد ملائکۃ یکتبون الاول فالاول فاذا جلس الامام طووا الصحف جاؤا یستمعون الذکر ص۴۶۵

۱۷ اور آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ جمعہ کے دن فرشتے مسجدون کے دروازہ پر آبیٹھتے ہین اور پہلے آنیوالے کو لکھتے ہین پھر جو اسکے بعد پہلے آوے جب امام خطبہ کے لئے بیٹھتا ہے تو اپنے رجسٹر حاضری کو سمیٹ کر ذکر سُننے لگتے ہین

۱۸ عن ابی ھریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلعم یقول من انفق زوجین دعتہ خزنۃ الجنۃ ای فل ھلم (ص۴۵۷)

۱۸ اور آنحضرت نے فرمایا کہ جو شخص فی سبیل اللہ کسی چیز کا جوڑا خرچ کرتا ہے اُسکو بہشت کے خزانچی پکارتے ہین اے فلانے ادھر آو ۔

۱۹ عن ابی مسعود یقول سمعت رسول اللہ صلعم

۱۹ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

يقول نزل جبرئيل فامني فصليت معه ثم صليت معه ثم صليت معه ثم صليت معه ثم صليت معه يحسب باصابعه خمس صلوات ص۵۵

کہ جبرائیل اوترے اور وہ میرے امام ہوئے۔ پس اُنہون نے مجھے پانچ نمازین پڑہائین۔

اور آنحضرت نے فرمایا ہے کہ ملایکہ رات دن آگے پیچھے تم مین آتے ہین اور صبح و عصر کی نمازین

۲۰ عن ابی هريرة قال الملايكة يتعاقبون ملايكة بالليل وملايكة بالنهار ويجتمعون فی صلوة الفجر والعصر ثم يعرج الذين باتوا فيكم فيسألهم ربهم وهو اعلم بهم فيقول كيف تركتم عبادی فقالوا تركناهم وهم يصلون و اتيناهم وهم يصلون ص۶۰

جمع ہوتے ہین پہر جو تم مین رات بہر رہتے ہین خدا کی طرف چڑہ جاتے ہین تو خدا اُن سے پوچہتا ہے حالانکہ وہ آپ خوب جانتا ہے تم نے میرے بندون کو کس حالت مین چہوڑا ہے وہ کہتے ہین کہ جب ہم اُن سے جدا ہوئے تو وہ نماز پڑہتے تہے اور جب ہم اُن کے پاس گئے تہے تو وہ نماز پڑہتے تہے۔

۲۱ عن ابی هريرة ان رسول الله صلعم قال اذا قال احدكم آمين وقالت الملايكة فی السماء آمين فوافقت احدهما الاخری غفر له ما تقدم من ذنبه ص۱۰۸

اور آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ جب کوئی تم مین آمین کہتا ہے اور ملایکہ آسمان مین آمین کہتے ہین جب ایک کی آمین دوسرے سے برابر ہو جاتی ہے تو اُسکے پچہلے گناہ بخشے جاتے ہین۔

اور حضرت عایشہ رض نے آنحضرت سے پوچہا کبہی آپ پر احد کے دن سے بہی سخت دن گذرا آپ نے

۲۲ عن عايشة رض انها قالت للنبی صلعم هل اتی عليك يوم كان اشد من يوم احد قال لقد لقيت من قومك ما لقيت فكان اشد ما لقيت منهم يوم العقبة اذ عرضت نفسی علی ابن عبد ياليل ابن عبد كلال فلم يجبنی الی ما اردت فانطلقت وانا مهموم علی وجهی فلم استفق الا وانا

فرمایا ہان وہ عقبہ کا دن تہا جب میری دعوت اسلام کو عبد یالیل نے رد کیا اور مین وہان سے غمناک چلا اور (مقام) قرن الثعالب مین مجہے اس غم سے افاقہ ہوا تو مینے سر اُٹہا کر ایک بدلی کو دیکہا اسمین حضرت جبرئیل تہے اُنہون نے مجہے پکار کر کہا کہ خدا نے تیری بات کو اور جو تجہے

بقرن الثعالب فرفعت راسی فاذا انا بسحابة
قد اظلتنی فنظرت فاذا فیها جبرائیل فنادانی
فقال ان الله قد سمع قول قومك لك وما
ردوا علیك وقد بعث الله الیك ملك
الجبال لتامره بما شئت فیهم فنادانی ملك
الجبال فسلم علی ثم قال یا محمد ان شئت ان
اطبق علیهم الاخشبین قال النبی صلعم بل
ارجو ان یخرج الله من اصلابهم من یعبد الله
وحده ولا یشرك به شیئاً – ۲۵۵

۲۳ عن النبی صلعم اذا دعی الرجل امرأته الی فراشه
فابت فبات غضبان لعنتها الملائکة حتی تصبح

۲۴ عن النبی صلی الله علیه وسلم رایت لیلة اسری بی موسی
رجلا آدم طوالا جعدا کانه من رجال شنوءة
ورایت عیسی ابن مریم مربوع الخلق الی الحمرة و
البیاض سبط الراس ورایت مالکا خازن النار –

۲۵ عن ابی هریرة ان النبی صلعم قال ما من یوم یصبح العباد
فیه الا ملکان ینزلان فیقول احدهما اللهم اعط منفقا
خلفا ویقول الآخر اللهم اعط ممسکا تلفا (۱۹۱)

۲۶ عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلعم ان لله ملائکة
یطوفون فی الطریق یلتمسون اهل الذکر فاذا وجدوا
قوما یذکرون الله تنادوا هلموا الی حاجتکم فیحفونهم باجنحتهم
الی السماء الدنیا

اسکا جواب ملا ہے سن لیا ہے اور خدا نے تیری
طرف ملک الجبال (یعنی پہاڑون کے فرشتہ)
کو بھیجا ہے تاکہ تو اُسے حکم دے جو چاہے ہے –
پس پھر اس ملک الجبال نے مجھے پکار کر سلام کہا
اور کہا کہ اگر آپ فرماوین تو مین جبل قبیس کو
اور جو اسکے سامنے پہاڑ ہے انپر ڈالدون آنحضرت
نے فرمایا مین نہین چاہتا بلکہ مین امید رکھتا ہون
کہ انکی پشت سے خدا ایسی اولاد نکالے جو خدا کو
پوجین اور اس سے شرک نہ کرین –
اور آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ جب کوئی مرد اپنی
عورت کو اپنے بستر پر بلاوے اور وہ انکار کرے
جسپر وہ اس سے ناخوش ہو تو اسپر ملائکہ تمام رات لعنت
کرتے رہتے ہین – اور آنحضرت نے فرمایا ہے کہ مینے
معراج کی رات حضرت موسی و عیسی کو مالک (داروغہ دوزخ)
کو دیکھا اور آنحضرت نے فرمایا ہر روز (آسمان سے) دو فرشتے
اُترتے ہین ایک یہہ کہتا ہے یا اللہ خرچ کرنیوالیکو
اسکا عوض دے دوسرا کہتا ہے کہ یا اللہ بخیل کا مال ہلاک کر دے
اور آنحضرت نے فرمایا خدا کے فرشتے رستون مین
پھرتے رہتے ہین اہل ذکر کو ڈھونڈھتے ہین جب کہین کسی
جماعت کو خدا کی یاد مین پاتے ہین تو آسمان
دنیا تک انکے گرد پرون سے جمگھٹا باندھ لیتے ہین تا آخر حدیث
جو دیکھنے کی قابل ہے

عن عایشه قالت لما رجع النبی صلعم من الخندق ووضع السلاح واغتسل اتاه جبریل فقال قد وضعت السلاح والله ما وضعنا اخرج الیهم قال فالی این قال ههنا واشار الی بنی قریظة فخرج النبی الیهم (۵۹۰)

وعن انس رض قال کانی انظر الی الغبار ساطعا من زقاق بنی غنم موکب جبرئیل حین سار رسول الله الی بنی قریظة (۵۹۱)

عن ابن عباس ان النبی صلعم قال یوم البدر هذا جبرئیل اخذ براس فرسه علیه اداة الحرب (۵۷۰)

حضرت عایشہ رض نے روایت کیا ہے کہ جب آنحضرت خندق کی لڑائی سے فارغ ہوئے اور اپنے ہتہیار ونکو اُتار کر رکہدیا اور غسل کیا تو جبرئیل آکر بولے کہ ابہی سے تمنے ہتہیار ونکو اتار اسخدا ہمنے ابہی نہین اُتارے نکلو انکیطرف اور چلو آنحضرت نے فرمایا کہان چلین جبرئیل نے کہا بنی قریظہ کیطرف چلو پس آنحضرت انکیطرف نکلے۔

انس فرماتے ہین جو غبار آنحضرت کے چلتے وقت بنی غنم کے کوچہ سے اُٹہا مین گویا اُسکو آنکہہ سے دیکہہ رہا ہون۔

اور آنحضرت صلعم نے بدر + کے دن فرمایا یہہ جبرئیل ہے گہوڑیکی چوٹی پکڑی ہوئی اور لڑائی کے اوزار لگ

یہہ صرف ایک کتاب بخاری کی [illegible] ہین اور [illegible] ہین یا اور کتب صحاح کی

+ بدر یا خندق یا بنی قریظہ مین جہان کہین آنحضرت صلعم نے چڑہائی کی ہے اُن ہی لوگون پر کی ہین جنہون نے آنحضرت اور عام مسلمانون کو ستایا اور اُنکو مکہ سی نکالدیا یا اُنکو مدینہ مین رنج پہنچایا اور اُنکے دشمنون کا ساتہہ دیا۔ پس آنحضرت نے اُن سے اس ظلم کا بدلہ لیا اور اُنکے شر کو روکا۔ یہہ بات بار بار جہان کہین اشاعة السنة مین کوئی آیة یا حدیث متضمن ذکر جنگ و جہاد آتی ہے اسلئے جتائی جاتی ہے کہ غیر اقوام اسلام پر یہہ الزام نہ لگاوین کہ یہہ مذہب جبر و ظلم پر مبنی ہے اور مخالفین مذہب کو صرف مخالفت مذہبی کے سبب ستانا اِس مذہب کا فرض ہے۔ ہم بارہا کہہ چکے ہین اور اب پہر کہتے ہین کہ بے شک جنگ و جہاد اسلام کا ایک مذہبی فرض ہے۔ مگر اُنہین لوگون سے جو مسلمانون کو ستاوین اور دین اسلام سے مزاحمت کرین اور جو مذہب اسلام سے مزاحمت نکرین خصوصًا اس حالت مین کہ وہ مسلمانون پر حاکم و متسلط ہو جاوین پہر اِن کے دین مین دست انداز نہ ہون جیسے کہ برٹش گورنمنٹ کا حال ہے تو اُن سے لڑنا اور مخالفت کرنا مسلمانون کے مذہبی فرائض سے نہین ہے۔ دیکہو اشاعة السنة نمبر ۹ جلد ۲ صفحہ ۲۶۲ و ضمیمہ اشاعة السنة نمبر ۲ جلد ۲۔

اڈیٹر۔

سبھی احادیث کو نقل کیا جاوے تو بلا مبالغہ ایک مجلد ضخیم تیار ہو۔ اِن آیات قرآنیہ واحادیث نبویہ سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ جو ملایکہ کے نسبت مسلمانون کا اعتقاد ہے یہہ انکو خدا ورسول نے سکھایا ہے اور جناب **مخاطب** کا یہہ کہنا کہ یہہ اعتقاد مسلمانون نے یہودیون و مجوسیون و عرب کے بت پرستون سے سیکھا ہے کمال جُرات وسخت **مغالطہ** ہے عرب کے بُت پرست و یہود و مجوس تو پیچھے ہوئے یہہ اعتقاد تو خدا تعالی کا ارشاد ہے جو یہودیون و مجوسیون بُت پرستون سے پہلے ہے۔ پھر بعد از خدا حضرت نوح وابراہیم کے وقت سے مومنون اور کافرون مین یہی اعتقاد متواتر چلا آیا ہے۔+

حضرت ابراہیم ولوط کے پاس ملایکہ کا بشکل انسان آنا اور خدا کی طرف سے بشارت حضرت اسحاق و خبر عذاب قوم لوط لانا پہلے بیان ہو چکا ہے قوم نوح سے قرآن مجید مین منقول ہے کہ قوم نوح سے منکرون [illegible] ملائکہ [illegible] کو اتارتا۔ ایسا ہی عا[د] قوم ہود سے منقول ہے۔

فقال الذین کفروا من قومہ ماھذا الا بشر مثلکم یرید ان یتفضل علیکم ولو شاء اللہ لانزل ملائکۃ [illegible]
وقالوا لو شاء ربنا لانزل ملائکۃ (حم سجدہ ع۲)

پھر جناب مخاطب کا یہہ کہنا کہ یہہ اعتقاد مسلمانون نے یہودیون سے سیکھا ہے **جُرات** و مغالطہ نہین ہے تو کیا ہے اِس جُرات کا **منشا** یہہ ہے کہ خدا کی مشیت سے اس مُلک مین انگریزون کی بادشاہت ہے اور یہودی ایک مدت سے ذلت داو بار مین ہین اِسلئے انگریزون کی سبھی باتین (گو کسی مذہب عیسائی محمدی وغیرہ کے موافق نہ ہون) آپکو خوش لگتی ہین اور یہودیون کی ہر بات (مذہب اسلام کے موافق ہی کیون نہو) بُری معلوم ہوتی ہے۔ پس جو بات مسلمانون کی آپ کو اپنی یا اپنے ہم خیال انگریزون کے مخالف معلوم ہوتی ہے آپ اسکو یہودیون کی بات کہہ کر

+ جب ہم نے خدا تعالی کی کلام اور زمانہ حضرت نوح وابراہیم و قوم عاد کے محاورہ سے ملایکہ کا ان معنی مین مستعمل ہونا جن معنی کا مسلمان اعتقاد رکھتے ہین ثابت کر دیا تو اب ہمکو اس امر کی حاجت نہین کہ ہم اسپر عرب کے قدیم اشعار و محاورات کی شہادت لاوین اور مخاطب کے اِس بات کا جو نمبر ۹ جلد ۳ صفحہ ۲۴ مین منقول ہوئی ہے جواب دین کہ محاورہ قدیم عرب مین ملایکہ کا ان معنی مین مستعمل ہونا پایا نہین جاتا۔ ایڈیٹر

ساقط الاعتبار ٹھرا دیتے ہین اور یہہ خیال نہین فرماتے کہ یہہ تو خدا کی بات ہے جو قرآن مین آئی ہے یہودی اسکے قایل ہین تو انہون نے بہی خدا ہی سے لی ہوگی بناءً علیہ چونکہ فلسفی مشرب انگریز جن وملایک کے قایل نہین ہین اور یہودی مسلمانون کیطرح قایل ہین اِسلیئے آپنے مسلمانون کے اعتقاد کو یہودیون کا اعتقاد ٹھرایا ہے اور آیات واحادیث مذکورہ سے آنکہہ کو بند کرلیا کسینے سچ کہا ہے

چون غرض آمد ہنر پوشیدہ شد صد حجاب از دل بسوئی دیدہ شد

ابطال مقال وخیال مخاطب

جو آپنے بزعم خود جملہ آیات قرآن کے جواب مین کہا ہے (چنانچہ نمبر ۹ جلد ۳ مین بضمن حاشیہ صفحہ ۲۷۲ و ۲۷۵ منقول ہوا) کہ "جن فرشتون کا قرآن مین ذکر ہے اُنکا کوئی اصلی وجود نہین ہوسکتا بلکہ خدا کی بے انتہا قدرتون کے ظہور کو اور اُن قوائے کو جو خدا نے اپنی تمام مخلوق مین مختلف قسم کی پیدا کی ہین ملک یا ملایکہ کہا ہے قرآن مجید مین کلام مقصود مین کسی جگہہ لفظ ملک یا ملایکہ کا اس مراد سے استعمال نہین ہوا جو مراد یہودیون نے قرار دی تہی۔ بلکہ برخلاف اسکے ان قدرتی قوائے پر جن سے انتظام عالم مربوط ہے ملایکہ کا اطلاق ہوا ہے" تین وجہہ سے باطل ہے۔

وجہہ اول یہہ کہ اس سے پہلے آپ فرما چکے ہین (چنانچہ نمبر ۹ جلد ۳ صفحہ ۲۷۱ مین منقول ہے) کہ "انسان سے برتر مخلوق ہونیسے انکار کی کوئی وجہہ نہین ہے شاید کہ ہو" جسمین صاف اقبال پایا جاتا ہے کہ وجود ذاتی واصلی ملایکہ محال نہین ہے بلکہ ممکن ہے پہر اب یہہ کہنا آپ کا کہ ملایکہ کا کوئی اصلی وجود ہو ہی نہین سکتا ——— حافظہ نباشد کے سوا کیا وجہہ رکہتا ہے۔

وجہہ دوم نصوص مصرحہ مثبتہ وجود واجسام واشکال وغیرہ جسمانی صفات ملایکہ کو قوائے پر حمل کرنا ظاہری معنی سے تاویل کرنا ہے اور جواز تاویل کے لئے ظاہری معنی کا محال وناممکن ہونا شرط ہے (چنانچہ اشاعۃ السنۃ نمبر ۲ و ۷ جلد ۲ مین خوب بسط وتفصیل سے ثابت کیا گیا ہے) اور ان نصوص کی ظاہری معنی کا ممکن ہونا ومحال نہ ہونا آپکے موہنہ سے نکل چکا ہے۔ پس اب اِن معنون مین

ایکی تاویل (صحیح بہی فرض کیجاوے) توکب چل سکتی ہے۔

وجہہ سوم نصوص متضمنہ ذکر ملایکہ مین ملایکہ کا بوجود ذاتی و اصلی موجود ہونا اور جسم و جسمانی صفات و اشکال وغیرہ سے موصوف ہونا اس تشریح و تفصیل سے پایا جاتا ہے کہ امین اس تاویل کی (با وجود ناجایز ہونیکے) گنجایش نہین ہے

دیکھو آیۃ نمبر اول مین ملایکہ کا قبل وجود آدم موجود ہونا پایا جاتا ہے نمبر دوم مین صاحب پر ہونا نمبر ٣ و ٤ و ٥ مین ملایکہ کا حضرت ابراہیم و لوط کے پاس آنا اور انکے سامنے بچہڑے کا گوشت لایا جانا اور ملایکہ کا قوم لوط کی بستیون کو الٹا ڈالنا اور ان پر پتہر برسانا نمبر ٦ مین۔ ملکی رسول کا انسانی رسول سے علیحدہ ہونا نمبر ٧ مین ملکی رسول کا وحی نبوی سے علیحدہ ہونا نمبر ٩ مین ملایکہ کا اعمال نبی آدم کو لکہنا۔ نمبر ٢٤ مین ملایکہ کا عرش معلی کو اوٹہانا اور مومنون کے لئے دعا مانگنا نمبر ٢٩ و ٣٠ مین ملایکہ کا بہشت و دوزخ پر مسلط ہونا اور قیامت کے دن مومنون اور کافرون سے ہمکلام ہونا پایا جاتا ہے اور حدیث نمبر ا مین ملایکہ کا جن و انس کے مقابلہ مین نور سے مخلوق ہونا اور نمبر ٢ مین اسرافیل کا ایک صورت خاص پر پیدا ہونا اور نمبر ٣ مین جبرئیل کا دحیہ کلبی کی صورت پر مشاہدہ ہونا نمبر ٤ مین رعد کا آگ کی قمچیون سے بادلون کو ہانکنا۔ نمبر ٥ مین اسرافیل کا آسمان سے اترنا اور جبرئیل کا اس سے ڈر جانا اور اسرافیل کا لوح محفوظ کو دیکہ کر جبرئیل و میکائیل عزرائیل کو انکی خدمات سپرد کرنا نمبر ٦ و ٧ مین ملایکہ کا وحی کی آواز سنکر خوف سے پر مارنے لگ جانا اور بیہوش ہو جانا نمبر ١٠ و ١١ مین حاملین عرش کا بزگوہی کی شکل پر ہونا نمبر ١٢ و ١٣ مین ہزارون فرشتون کا بیت المعمور مین ہونا نمبر ١٤ مین آسمان کا ملایکہ سے پر ہونا۔ نمبر ٢٢ مین ملک الجبال کا آنحضرت کو دکہائی دینا اور بعد سلام کفار مکہ پر پہاڑ الٹا ڈالنے کی اجازت چاہنا پایا جاتا ہے۔

اور ایسا ہی بقیہ آیات و حدیث سے مستفاد ہے جنکی نقل سے بخوف تطویل تعرض نہین ہوا۔ اور یہ امر صاف یقین دلاتا ہے کہ ملایکہ بذات خود قایم و موجود و مجسم و متشکل ہین قوائے و صفات قایم بالغیر نہین ہین۔ اگر وہ صفات و قوائے موجودات ہوتے تو وہ ان اجسام و اشکال

وکیفیات سے دکہائی نہ دیتے اور نہ ان آیات واحادیث مین صفات جسمانیہ کے محل قرار دئے جاتے اور اگر اسکے جواب مین کہو کہ حقیقت مین آجتک ملائکہ کو کسی نے نہین دیکھا جو کچھہ کسیکے مشاہدہ مین آیا ہے اور ان آیات واحادیث مین مذکور ہوا ہے یہہ دیکھنے والے کا خیال ہے تو اسکا جواب نمبر ۱ جلد ۳ مین صفحہ ۲۸۴ وغیرہ ادا ہو چکا ہے جسکا خلاصہ یہہ ہے کہ یہہ کہنا ایسا ہے جیسا کوئی آپکی نسبت کہدے کہ یہہ شخص جسکو آنرایبل سید احمد خان صاحب بہادر کہتے ہین واقع مین کوئی شخص نہین ہے جو نظر آتا ہے دیکھنے والے کا خیال ہے اور اُسکی تفصیل و دلیل اسی نمبر مین مرقوم ہے جو دیکھنے کے لائق ہے۔ اور جو ارشاد ہوا ہے کہ قرآن مجید مین کلام مقصود مین کسی جگہہ لفظ ملک اس مراد سے استعمال نہین ہوا جو مراد یہود نے قرار دی تہی۔ پہر آپنے بزعم خود ان آیات کا جواب دیا ہے جنمین آپکی تاویل چل نہین سکتی اور بدون تسلیم وجود ذاتی ملائکہ کے کچھہ بن نہین پڑتی۔ آپ فرماتے ہین (چنانچہ اصل کلام جناب نمبر ۱ جلد ۳ صفحہ ۲۷۵ مین نقل ہو چکا ہے) کہ جن آیتون مین خدا نے فرشتون کو جداگانہ مخلوق ٹہرایا ہے اور انکی حُب و بغض کا ذکر فرمایا ہے اُنمین یہودیون کے خیال وعندیہ کو حکایت کیا ہے اپنی طرف سے بطور کلام مقصود کچھہ ذکر نہین کیا۔ یہودیون نے اپنے عندیہ مین دو جداگانہ فرشتے جبرائیل و میکائیل ٹہرا رکہے تہے جبرائیل کو آنحضرت صلعم کیطرف وحی لانے والا خیال کرتے اور اپنا دشمن سمجہتے خدا نے اُنہی کے عندیہ پر کہدیا کہ ہان جبرئیل ہی وحی لایا ہے تم اُس سے دشمنی رکہتے ہو تو خدا تمہارا دشمن ہے مگر یہہ سب ایسے مواقع ہین خدا اور رسول کی کلام مین ذکر ملائکہ اسی معنی و مراد سے جسکو آپ قرار داد یہود بتاتے ہین بہت ایسی مواضع مین وارد ہے جہان کسیکے خیال کی حکایت نہین ہے بلکہ وہان ذکر ملائکہ مقصود و مطلوب ہے۔ افسوس آپنے ذکر ملائکہ کو ایک جگہہ غیر مقصود و حکایت خیال یہود سمجہکر سبہی مواضع مین یہی حکم لگا دیا اور یہہ بات قلم سے نکالتے ہوئے قرآن کہولکر نہ دیکھہ لیا۔

آیات مرقومہ بالا مین سے اکثر آیات خصوصاً نمبر ۱ سے ۷ و ۲۱ و ۲۴ مین ملائکہ کا ذکر کلام مقصود مین وارد ہے جنمین کسی یہودی وغیرہ کے خیال و مقال کی حکایت نہین ہے اور وہان ملائکہ سے

مراد بھی وہی معنی ہین جنکو آپ قرار دادیہود بتلاتے ہین ایسا ہی آیات ذیل کا مفاد ہے۔

سورہ **فرقان** اور سبا مین ارشاد ہے جبدن خدا تعالی سبکو اکٹھا کرے گا پھر فرشتون سے

ويوم يحشرهم جميعًا ثم نقول للملئكة اهؤلاء اياكم كانوا يعبدون قالوا سبحانك انت ولينا من دونهم بل كانوا يعبدون الجن اكثرهم بهم مومنون (سبا ۵۶)	کہیگا یہہ لوگ (بزعم خود ملایکہ پرست) تمکو پوجتے تھے وہ کہینگے تو پاک ہے تو ہمارا دوست ہے نہ یہہ لوگ۔ یہہ تو جنون کو پوجتے تھے اکثر انہی پر ایمان رکھتے تھے۔

اِس **آیت** سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ ملایکہ بوجود ذاتی موجود ہین اور خطاب و جواب کے لائق ہین قیامت کے دن اُٹھائے جاوینگے خدا اُن سے خطاب کریگا اور وہ جواب دینگے اور یہہ امر عین مقصود کلام الٰہی ہے اسمین کسی یہودی یا مشرک کے خیال کی حکایت نہین ہے اِسلئے کہ کسی یہودی یا مشرک کا یہہ خیال نہ تہا کہ قیامت کے دن خدا تعالی کا فرشتون سے یہہ سوال و جواب ہوگا۔

اور سورہ زخرف مین ارشاد ہے ہم [illegible] فرشتے بھیجدین جو تمہارے

ولو نشاء لجعلنا منكم ملئكة في الارض يخلفون (زخرف)	خلیفہ ہون

اس آیت سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ ملایکہ بوجود ذاتی موجود ہین جس سے وہ انسانون کی خلاف کر سکتے ہین اور یہہ بہی عین مقصود کلام الٰہی ہے اسمین کسیکے خیال کی حکایت نہین۔

اور کئی **آیات** مین ذکر ملایکہ ایسا مقصود ہے کہ انکا ماننا جزو ایمان اور اُنسے انکار کفر ٹھہرایا گیا ہے جس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ ملایکہ کوئی اصلی وجود رکھتے ہین صرف قوائے اشیاء عالم کا نام ملایکہ نہین ہے۔ صرف **قوتون** کا نام ملایکہ ہوتا تو اُنپر ایمان لانیکی یہہ تاکید اور اُن سے کفر کرنے پر یہہ تشدید واقع نہ ہوتی۔ قوائے موجودات عالم (جبال و بحار اشجار و حیوان و انسان وغیرہ) کا تو کوئی کافر سے کافر اور مشرک سے مشرک بہی منکر نہ تہا پہر اُن پر ایمان لانیکی تاکید کی کیا ضرورت تھی اور ان سے انکار پر تکفیر بہی کب مناسب تہی۔

منجملہ ان آیات کے ایک آیۃ مین ارشاد ہے۔ نیکی (صرف) یہی نہین ہے کہ مشرق یا مغرب

کیطرف (نماز مین) موُنہہ کرلو۔ نیکوکار تو وہ شخص ہے جو خدا پر اور پچہلے دن پر اور فرشتون اور کتابون اور نبیون پر ایمان رکہتا ہون۔	لیس البران تولوا وجوھکم قبل المشرق والمغرب ولٰکن البر من اٰمن باللہ والیوم الاٰخر والملایکۃ والکتاب والنبیین (بقرہ ۲۲۶)

اور ایک آیۃ مین ارشاد ہوا ہے رسول اور سب مومن اسپر ایمان لاتے ہین جو خدا کیطرف سے اُتری

ہے وہ سبہی خدا کو اور اسکے فرشتون کو اور اُسکی کتابون اور رسولون کو مانتے ہین۔ اور ایک آیۃ مین ارشاد ہے جو کوئی اللہ سے اور اسکے فرشتون اور کتابون اور رسولون سے اور پچہلے دن سے منکر ہوا وُہ دور ہوا۔	اٰمن الرسول بما انزل الیہ من ربہ والمومنون کل اٰمن باللہ وملئکتہ وکتبہ ورسلہ لانفرق بین احد من رسلہ (بقرہ ۲۰۶) ومن یکفر باللہ وملئکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الاٰخر فقد ضل ضلالا بعیدا۔ (نساء ۲۰۶)

اور احادیث نبویہ جو اوپر مذکور ہوئی ہین سب کی سب اسی قسم سے ہین کہ انمین ذکر ملایکہ بمعنی مذکور مقصود ہے اور اسمین [illegible] خیال [illegible] کی حکایت ہی [illegible] قرار دیا ہے کہ آنحضرت صلعم

نے تہجد کی نماز مین دعاء استفتاح مین خدا کی حضور مین جبرائیل کا نام لیا اور خدا تعالی کو رب جبرئیل ومیکائیل واسرافیل کے نام سے پکارا۔	عن عائشۃ کان النبی صلعم اذا قام من اللیل افتتح صلوتہ اللھم رب جبریل ومیکائیل واسرافیل فاطر السموٰت والارض الخ (صحیح مسلم صفحہ ۲۶۳)

یہ حدیث اسباب مین نص قطعی ہے کہ جبرائیل ومیکائیل واسرافیل (جنکے حقایق وصفات کا ذکر عنقریب گذرا) کا نام آنحضرت کی زبان پر بہ تقلید یہود جاری نہین رہا۔ بلکہ بتعلیم الہی ومشاہدہ نفس الامری تہا اس خلوت مین اور تہجد کیوقت مین اور دولت سرائے نبوی مین کون یہودی یا نصرانی حاضر وموجود تہا جسکی خاطر سے آپنے خدا کو رب جبرئیل ومیکائیل کے نام سے پُکارا اور اپنی عبادت ودعا مین اسکے خیال کو حکایت کیا۔ افسوس ہے انر ایبل صاحب نے ایک آیۃ من کان عدوًّا لجبریل کو یہود کے مقابلہ مین دیکہہ کر جبرئیل ومیکائیل کے ذکر کو خیال یہود سے حکایت ٹہرا دیا۔ اسکے سوا اور آیات واحادیث کو جنمین جبرئیل ومیکائیل مقصود بالذکر ہین آنکہہ کہول کر نہ دیکہا اور جو آپنے اخیر مین لکہا ہے چنانچہ نمبر ۹ جلد ۲

۲۷ھ مین منقول ہوا) کہ کیا یہ تعجب کی بات نہین ہے کہ باوجودیکہ خدا کے پاس ان دو فرشتون کے سوا اور بھی فرشتے ہین مگر بجز دو فرشتون کے اور سب بے نام ہین کیونکہ اور کا نام قرآن مین نہین آیا'' یہہ کہنا ایسا ہی ہے جیسا کوئی منکر بعثۃ انبیاء کہے کہ کیا یہہ تعجب کی بات نہین ہے کہ خدا کیطرف سے ہزارون نبی اور سیکڑون رسول (چنانچہ مسلمانون کا اعتقاد ہے اور قرآن مین بھی اشارہ پایا جاتا ہے) مبعوث ہوئے مگر سوائے ان اٹھارہ بیس انبیاء آدم و نوح و ابراہیم و داؤد و سلیمان و موسی و عیسی و محمد علیہم السلام کے اور سب بے نام ہین کیونکہ ان انبیاء کے سوا اورون کا نام (جیسے خرقیل شموئیل وغیرہ وغیرہ) قرآن مین نہین ہے اور اسبات کو تو آپ بھی نہایت مغالطہ جانتے ہونگے کیونکہ آپ دایرہ نبوت کو یہانتک وسیع سمجھتے ہین کہ [†] لوتہر اور کالون اور دیانند سرستی اور بابو کیشب چندر سین برہمو سماجی کو نبی کہتے ہین اور پرچہ ماہ ربیع الاول ۲۹۶ء مین چین و ماچین و ہند و انگلستان مین نبیون کا ہونا تجویز فرماتے ہین اور صرف عرب و فلسطین سے انبیا کی مخصوص و محصور ہونیکو بڑی تحقیر سے رد کرتے ہین حالانکہ قرآن مین سوائے انبیاء عرب و فلسطین کے کسی نبی کا نام نہین ہے پس ایسا ہی اپنے اسبات کو کہ سوا جبرئیل [illegible] خیالی اور وہمی دلایل سے ابطال حقایق موجودہ سے جنکے وجود پر قرآن و حدیث شاہد ہے باز آوین۔ باقی آیندہ

---

† انما انت منذر ولکل قوم ھاد (رعد ع ۱) — سورہ رعد مین ارشاد ہے تو صرف ڈرانے والا ہے اور ہر قوم کے لئے ہادی گذر چکی ہین

وان من امۃ الا خلا فیہا نذیر — اور سورہ فاطر مین ارشاد ہے سبہی امتون مین ڈرانیوالا گذرا ہے۔

ولقد ارسلنا رسلا من قبلک منہم من قصصنا علیک ومنہم من لم نقصص علیک (مومن ع ۸) — اور سورہ مومن مین ارشاد ہے ہمنے تیرسے پہلے رسول بھیجے بعضون کا حال سنایا بعض کا نہین سنایا ہے

وقیل یا رسول اللہ کم الرسل فقال ثلثمایۃ وثلثۃ عشر وقیل وکم الانبیاء فقال مایۃ الف ... (تفسیر کبیر) — تفسیر کبیر مین ہے آنحضرت صلعم سے کسینے پوچہا رسول کتنے گذرے ہین آپ نے فرمایا تین سو تیرہ پہر پوچہا نبی کتنے ہین آپ نے فرمایا ایک لاکہ چوبیس ہزار۔

†† دیکہو تہذیب ماہ ربیع الاول ۹۶ھ جسکی عبارت التفرقہ نمبر ۸ جلد ۲ صفحہ ۲۳۹ مین گذری ہے۔

۵ تہذیب ماہ رجب ۹۶ھ مین آپ فرماتے ہین پس یہہ خیال کرنا کہ انبیاء کی ایک ذرا سے ٹکڑے مین پیغمبر آئے تہے اور صرف فلسطین اور جزیرہ عرب ہی کو انہون نے خدائی روشنی سے منور کیا تہا اور تمام براعظم افریقہ اور امریکا اور یورپ اور ہندوستان کا ایک بہت بڑا حصہ